چار مفید چیزوں پر مشتمل لفظی ترجمہ

لفظ بہ لفظ ترجمہ | مکمل بامحاورہ ترجمہ | مختصر حواشی | آیات کے عنوانات

معرفۃ القرآن علٰی کنز العرفان

پہلا پارہ

الٓمّٓ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	مَعرِفَۃُ القُرآن علی کَنزِ العِرفان (پہلا پارہ)
مترجم	:	شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی ابو الصالح محمد قاسم القادری مدظلہ العالی
پہلی بار	:	ربیع الاول ١٤٣٦ھ، جنوری 2015ء
تعداد	:	10000 (دس ہزار)
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

باب المدینہ (کراچی)	:	شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی	021-34250168
مرکز الاولیاء (لاہور)	:	داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	042-37311679
سردار آباد (فیصل آباد)	:	امین پور بازار	041-2632625
کشمیر	:	چوک شہیداں، میرپور	058274-37212
حیدر آباد	:	فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	022-2620122
ملتان	:	نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	061-4511192
اوکاڑہ	:	کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال	044-2550767
راولپنڈی	:	فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ	051-5553765
خان پور	:	دُرانی چوک، نہر کنارہ	068-5571686
نواب شاہ	:	چکرا بازار، نزد MCB بینک	024-44362145
سکھر	:	فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ	071-5619195
گوجرانوالہ	:	فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ	055-4225653
پشاور	:	فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور سٹریٹ، صدر	

E.mail: ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net

''مَعْرِفَةُ الْقُرْآن علٰی کَنْزِ الْعِرْفَان'' سے متعلق کچھ ضروری باتیں

مَعْرِفَةُ الْقُرْآن دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق قرآنِ مجید کا آسان اور منفرد لفظی ترجمہ ہے، یہاں اس سے متعلق چند فنی باتیں اور اس کی خصوصیات ملاحظہ ہوں،

1. قرآنِ مجید کا متن P.D.F فارمیٹ میں موجود مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ نسخے سے پیسٹ کیا گیا اور پیسٹنگ کے بعد دو مرتبہ اصل نسخے سے باریک بینی کے ساتھ تقابل کیا گیا ہے تا کہ حتّی المقدور متن میں غلطی کا امکان نہ رہے۔ نیز ایک لائن میں اتنا متن پیسٹ کیا گیا ہے جتنے نیچے اجزاء مذکور ہیں اور لائن کے شروع اور آخر سے فاصلہ ختم کرنے کے لئے کمپیوٹر سافٹ ویئر کے ذریعے متن قرآن کے ٹیکسٹ کو مناسب حد تک پھیلا کر لائن کا شروع اور آخر برابر کیا گیا ہے۔
2. مختلف خانے بنا کر ان میں آیات کے اجزاء لکھے گئے اور ان کے رَسمُ الْخَط کو حتّی الامکان متن قرآن کے رَسمُ الْخَط کے مطابق رکھنے کے لئے ''**اَلْمُصْحَف**'' فونٹ استعمال کیا گیا ہے۔
3. قرآنِ مجید کا اصل رَسمُ الْخَط برقرار رکھنے کے لئے اجزاء میں تقسیم کے دوران الفاظ کے ساتھ متصل حروف اور ضمائر وغیرہ کو جدا لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا ہے اور مختلف رنگوں کے ذریعے انہیں اور ان کا ترجمہ ممتاز کر دیا ہے، جیسے ''مِمَّا'' میں ''مِنْ'' اور ''مَا'' کو اور ''اَنْفُسَهُمْ'' میں ''اَنْفُسَ'' اور ''هُمْ'' کو الگ الگ لکھنے کی بجائے ایک ساتھ لکھا اور رنگوں کے ذریعے ان الفاظ اور ان کے ترجمے میں امتیاز کر دیا ہے۔
4. بعض مقامات پر معنیٰ سمجھنے میں آسانی کے پیشِ نظر غیر متصل حروف و الفاظ اور اضافت سے خالی الفاظ کو بھی ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے معانی میں امتیاز کیا گیا ہے۔ جیسے ''فِي الْاَرْضِ'' کو ایک ہی خانے میں لکھا ہے۔
5. صیغہ خواہ منفی کا ہو جیسے ''لَمْ تُنْذِرْ'' اور ''لَا يَعْلَمُوْنَ'' اور ''لَنْ تَفْعَلُوْا'' یا دوسرا جیسے ''كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ'' مکمل صیغہ ایک ہی خانے میں لکھا ہے اسی طرح بعض مقامات پر پورا جملہ جیسے '' فَتَابَ عَلَيْهِ '' بھی ایک ہی خانے میں لکھا ہے تا کہ آیت کا اصل مرادی ترجمہ لکھنے میں آسانی رہے۔
6. ترجمے میں سلاست (روانی) کو برقرار رکھنے اور عربی الفاظ کے مفہوم کو مزید واضح کرنے کے لئے اضافت والے الفاظ جیسے ''كَلٰمَ اللّٰهِ'' کو ایک ہی خانے میں لکھا گیا اور رنگوں کے ذریعے ان کے ترجمے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

7 حروف و الفاظ کا اصل وضع کے اعتبار سے جو ترجمہ بنتا ہے اسے لکھنے کا التزام کیا گیا اور ان کا مرادی اور مفہومی ترجمہ بریکٹ میں لکھ دیا ہے جیسے "وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ" میں مذکور "وَ" حالیہ ہے، اس کا ترجمہ یوں لکھا ہے "اور (حالانکہ)" البتہ بعض مقامات پر لغوی ترجمہ لکھنے میں شرعی مسائل ہونے کی وجہ سے تاویلی ترجمہ لکھا ہے اور حتّی الامکان حاشیہ لگا کر ایسے مقامات کی وضاحت کر دی ہے۔

8 جن حروفِ زائدہ کا باقاعدہ کوئی ترجمہ نہیں بنتا انہیں کوئی رنگ کئے بغیر اسی طرح برقرار رکھا ہے جیسے "بِمُؤْمِنِیْنَ" میں حرف "ب" اور "مُؤْمِنِیْنَ" کو ایک ہی رنگ میں لکھا ہے۔

9 لفظی ترجمے کے ساتھ ایک بامحاورہ ترجمے کا بھی اضافہ کیا گیا ہے اور یہ ترجمہ تفسیر "صِرَاطُ الْجِنَان فِی تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن" میں چھپا ہوا "کَنْزُ الْعِرْفَان فِی تَرْجَمَۃِ الْقُرْاٰن" لکھا گیا ہے۔

10 سمجھنے میں آسانی کے لئے موقع محل کی مناسبت سے بریکٹوں میں الفاظ کا اضافہ کیا گیا اور ان کا رنگ سیاہ رکھا گیا ہے۔ نیز اجزاء میں جہاں آیت ختم ہوئی یونہی بامحاورہ ترجمے میں جہاں ایک آیت کا ترجمہ ختم ہوا وہاں اختتامیہ نشان ○ بھی ڈال دیا ہے۔

11 صفحے کے بائیں طرف آیات کے عنوان لکھے ہیں اور جن آیات میں وہ مضمون بیان ہوا ہے انہیں اور ان کے بامحاورہ ترجمے کو مختلف رنگوں کے ذریعے ممتاز کیا ہے تاکہ قاری بآسانی سمجھ سکے کہ اس عنوان کے تحت آنے والا مضمون کہاں سے کہاں تک ہے، نیز موقع کی مناسبت سے صفحے کے دائیں طرف تفسیر صراط الجنان اور دیگر معتبر تفاسیر سے مختصر اور جامع حواشی بھی لگائے گئے ہیں۔

12 حروف و الفاظ کے معنٰی متعین کرنے کے لئے چار رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے، سبز، سرخ، نیلا اور جامنی۔ پہلے تین رنگ مختلف حروف و الفاظ کے لئے استعمال کئے گئے ہیں اور جامنی رنگ بطورِ خاص لفظی ترجمے میں آنے والے اضافی الفاظ کے لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ قاری آسانی کے ساتھ یہ سمجھ سکے کہ جامنی رنگ والے الفاظ کسی خاص لفظ کا ترجمہ نہیں ہیں۔ جیسے "بِهٰذَا مَثَلًا" اور اس کا ترجمہ "اس مثال کے ساتھ"

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے میری، میرے اہل خانہ، رشتہ داروں، دوست احباب اور دیگر متعلقین کی نجات کا ذریعہ بنائے اور جن جن احباب نے اس کام کے سلسلے میں تعاون کیا ان کی کوششوں کو بھی قبول و منظور فرمائے اور سب کی بے حساب مغفرت فرمائے۔

ابو الصالح محمد قاسم القادری

الٓمٓ

آیات: 07 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○			
الرَّحِيْمِ○	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے ○			

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی صفات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ②					
الرَّحِيْمِ②	الرَّحْمٰنِ	الْعٰلَمِيْنَ①	رَبِّ	لِلّٰهِ	اَلْحَمْدُ
رحمت والا	بہت مہربان	سارے جہان (والوں کا)	پالنے والا	اللہ کے لئے	تمام تعریفیں
سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے ○ بہت مہربان رحمت والا ○					

صرف اللہ عزوجل کی عبادت اور اسی سے حقیقی استعانت

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ④							
نَسْتَعِيْنُ④ (1)	اِيَّاكَ	وَ	نَعْبُدُ	اِيَّاكَ	الدِّيْنِ③	يَوْمِ	مٰلِكِ
مدد چاہتے ہیں	تجھ سے	اور	ہم عبادت کرتے ہیں	تیری	جزاء، بدلہ	دن، روز	مالک
جزاء کے دن کا مالک ○ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ○							

صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعا

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑤ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ					
اَنْعَمْتَ	الَّذِيْنَ	صِرَاطَ	الْمُسْتَقِيْمَ⑤ (2)	الصِّرَاطَ	اِهْدِنَا
تو نے انعام، احسان کیا	ان لوگوں کا	راستہ	سیدھا	راستہ	ہمیں دکھا، چلا
ہمیں سیدھے راستے پر چلا ○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے احسان کیا					

عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴿٧﴾ ع

الضَّآلِّيْنَ ﴿٧﴾ [1]	لَا	وَ	عَلَيْهِمْ	الْمَغْضُوْبِ	غَيْرِ	عَلَيْهِمْ
بھٹکے ہوئے، گمراہوں (کا)	نہ	اور	ان پر	(ان کا کہ) غضب کیا گیا	نہ	ان پر

نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بھٹکے ہوؤں کا ○

آیات: 286 | رکوع: 40

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

الرَّحِيْمِ ○	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے ○

الٓمّٓ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى

هُدًى	فِيْهِ	لَا رَيْبَ	الْكِتٰبُ	ذٰلِكَ	الٓمّٓ ﴿١﴾ [2]
ہدایت	اس میں	کوئی شک نہیں	خاص کتاب	وہ (بلند رتبہ)	حروفِ مقطعات

وہ بلند رتبہ کتاب جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ اس میں

قرآن شک و شبہ سے پاک ہدایت کی کتاب ہے

لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ

وَ	بِالْغَيْبِ	يُؤْمِنُوْنَ	الَّذِيْنَ	لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾
اور	غیب پر	ایمان لاتے ہیں	وہ لوگ جو	پرہیزگاروں، ڈرنے والوں کے لئے

ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے ○ وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور

متقین کے اوصاف

[1] [illegible]

[2] [illegible]

معانقۃ ١

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝۳ۙ

يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ۝۳ [1]
قائم کرتے ہیں	نماز	اور	(کچھ اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	خرچ کرتے ہیں

نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ○

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ

وَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَ	مَآ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف	اور	جو

اور وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تمہاری طرف نازل کیا اور جو

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴ؕ اُولٰٓئِكَ عَلٰى

اُنْزِلَ	مِنْ قَبْلِكَ [2]	وَ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ ۝۴	اُولٰٓئِكَ	عَلٰى
نازل کیا گیا	آپ سے پہلے	اور	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	یہ لوگ	پر

تم سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ یہی لوگ

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵

هُدًى	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵
ہدایت	کی طرف سے	اپنے رب	اور	یہ لوگ	وہ	فلاح، کامیابی پانے والے (ہیں)

اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں ○

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	ءَ	اَنْذَرْتَهُمْ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	برابر (ہے)	ان پر	کیا	آپ ڈرائیں انہیں

بیشک وہ لوگ جن کی قسمت میں کفر ہے ان کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں

متقی لوگوں کا صلہ، دنیا میں ہدایت اور آخرت میں کامیابی

کچھ خاص کافروں کا حال اور ان کا انجام

[1] ...... اس سے معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے میں ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اتنا زیادہ مال خرچ کر دیا جائے کہ خرچ کرنے کے بعد آدمی پچھتائے اور نہ ہی خرچ کرنے میں کنجوسی سے کام لیا جائے بلکہ اس میں اعتدال ہونا چاہئے۔

[2] ...... اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانے اور قرآن مجید سے پہلی کتابوں کے احکام پر عمل کرنے کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص 68 پر ملاحظہ فرمائیں۔

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ⑥ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ⑥	خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى
یا	نہ ڈرائیں انہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے	مہر لگادی	اللہ (نے)	پر

یا نہ ڈرائیں، یہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اللہ نے

قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫

قُلُوْبِهِمْ	وَ	عَلٰى	سَمْعِهِمْ	وَ	عَلٰۤى	اَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةٌ [1]
ان کے دلوں	اور	پر	ان کے کانوں	اور	پر	ان کی آنکھوں	پردہ (ہے)

ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے

وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ⑦ ع وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ

وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِیْمٌ ⑦	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یَّقُوْلُ
اور	ان کے لئے (ہے)	عذاب	بہت بڑا	اور	سے	لوگوں	جو	کہتے ہیں

اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ○ اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ⑧

اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	بِالْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	مَا	هُمْ	بِمُؤْمِنِیْنَ ⑧
ہم ایمان لے آئے	اللہ پر	اور	دن پر	آخرت	اور	نہیں	وہ	ایمان والے

ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں ○

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ

یُخٰدِعُوْنَ [2]	اللّٰهَ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	مَا یَخْدَعُوْنَ
وہ فریب دینا چاہتے ہیں	اللہ (کو)	اور	ان کو جو	ایمان لائے	اور	فریب نہیں دیتے

یہ لوگ اللہ کو اور ایمان والوں کو فریب دینا چاہتے ہیں حالانکہ یہ

ایمان لانے میں منافقوں کا حال اور ان کا انجام

ع ۲ — وقف لازم

1 ...... کافروں کے دلوں اور کانوں پر مہر لگنا اور آنکھوں پر پردہ پڑ جانا ان کے کفر و عناد، سرکشی، اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی عداوت کے انجام کے طور پر تھا ورنہ ان پر ہدایت کی راہیں شروع سے بند نہ تھیں۔

2 ...... اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے دھوکہ دے سکے، یہاں اللہ تعالیٰ کو فریب دینے سے مراد اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دھوکہ دینے کی کوشش کرنا ہے۔

اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَشۡعُرُوۡنَؕ‏ ۝۹ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌۙ

اِلَّاۤ	اَنۡفُسَهُمۡ	وَ	مَا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۹	فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ	مَّرَضٌ [1]
مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

صرف اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ ان کے دلوں میں بیماری ہے

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ‌ۚ وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۙۢ

فَزَادَهُمُ	اللّٰهُ	مَرَضًا	وَ	لَهُمۡ	عَذَابٌ	اَلِيۡمٌ
تو بڑھادی ان کی	اللہ (نے)	بیماری	اور	ان کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک

تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کر دیا اور ان کے لئے

بِمَا كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ ۝۱۰ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ لَا تُفۡسِدُوۡا

بِمَا	كَانُوۡا يَكۡذِبُوۡنَ ۝۱۰	وَ	اِذَا	قِيۡلَ	لَهُمۡ	لَا تُفۡسِدُوۡا
(اس) وجہ سے جو	وہ جھوٹ بولتے تھے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	تم فساد نہ کرو

ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو

منافقوں کا اصلاح کے نام پر فساد

فِى الۡاَرۡضِۙ قَالُوۡاۤ اِنَّمَا نَحۡنُ مُصۡلِحُوۡنَ ۝۱۱ اَلَاۤ

فِى الۡاَرۡضِ	قَالُوۡاۤ	اِنَّمَا	نَحۡنُ	مُصۡلِحُوۡنَ ۝۱۱	اَلَاۤ
زمین میں	وہ کہتے ہیں	صرف	ہم (تو)	اصلاح کرنے والے (ہیں)	سن لو

تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں ○ سن لو:

اِنَّهُمۡ هُمُ الۡمُفۡسِدُوۡنَ وَلٰـكِنۡ لَّا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۲ وَاِذَا

اِنَّهُمۡ	هُمُ	الۡمُفۡسِدُوۡنَ [2]	وَ	لٰـكِنۡ	لَّا يَشۡعُرُوۡنَ ۝۱۲	وَ	اِذَا
بیشک وہ	وہ	فساد کرنے والے	اور	لیکن	وہ شعور نہیں رکھتے	اور (حالانکہ)	جب

بیشک یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں مگر انہیں (اس کا) شعور نہیں ○ اور جب

صحابہ پر اعتراض اور اس کا جواب

قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوۡٓا اَنُؤۡمِنُ

قِيۡلَ	لَهُمۡ	اٰمِنُوۡا	كَمَآ	اٰمَنَ	النَّاسُ (1)	قَالُوۡٓا	اَ	نُؤۡمِنُ
کہا جائے	ان سے	ایمان لاؤ	جیسے	ایمان لائے	لوگ	کہتے ہیں	کیا	ہم ایمان لائیں

ان سے کہا جائے کہ تم اسی طرح ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں: کیا ہم

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمۡ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنۡ

كَمَآ	اٰمَنَ	السُّفَهَآءُ	اَلَاۤ	اِنَّهُمۡ	هُمُ	السُّفَهَآءُ (2)	وَ	لٰكِنۡ
جیسے	ایمان لائے	بیوقوف	سن لو	بیشک وہ	وہ	بیوقوف	اور	لیکن

بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ سن لو: بیشک یہی لوگ بیوقوف ہیں مگر یہ

لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قَالُوۡٓا اٰمَنَّا ۖۚ

لَّا يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳﴾	وَ	اِذَا	لَقُوا	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	قَالُوۡٓا	اٰمَنَّا
وہ نہیں جانتے	اور	جب	وہ ملتے ہیں	ان سے جو	ایمان لائے	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

جانتے نہیں ○ اور جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لاچکے ہیں

منافقوں کا دوغلا پن اور مسلمانوں کا مذاق اڑانا

وَاِذَا خَلَوۡا اِلٰى شَيٰطِيۡنِهِمۡ ۙ قَالُوۡٓا

وَ	اِذَا	خَلَوۡا	اِلٰى	شَيٰطِيۡنِهِمۡ	قَالُوۡٓا
اور	جب	وہ تنہا ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	کی طرف	اپنے شیطانوں	(تو) کہتے ہیں

اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں

اِنَّا مَعَكُمۡ ۙ اِنَّمَا نَحۡنُ مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ

اِنَّا	مَعَكُمۡ	اِنَّمَا	نَحۡنُ	مُسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۱۴﴾	اَللّٰهُ
بیشک ہم	تمہارے ساتھ (ہیں)	صرف	ہم	مذاق کرنے والے (ہیں)	اللہ

کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے ہیں ○ اللہ

منافقوں کی سزا

منافقوں کی حالت کا دو مثالوں کے ذریعے بیان، پہلی مثال

يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ يَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ⑮

يَسْتَهْزِئُ (1)	بِهِمْ	وَ	يَمُدُّهُمْ	فِيْ طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ ⑮
مذاق کی سزا دے گا	ان کو	اور	مہلت دے رہا ہے، انہیں (کہ)	اپنی سرکشی میں	بھٹکتے رہیں

ان کی ہنسی مذاق کا انہیں بدلہ دے گا اور (ابھی) وہ انہیں مہلت دے رہا ہے کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِالْهُدٰى	فَمَا رَبِحَتْ
یہ لوگ (وہ ہیں)	جنہوں نے	خریدلی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	تو نفع نہ دیا

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدلی تو ان کی تجارت نے کوئی نفع نہ دیا

تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ⑯ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ

تِّجَارَتُهُمْ	وَ	مَا كَانُوْا	مُهْتَدِيْنَ ⑯	مَثَلُهُمْ	كَمَثَلِ
ان کی تجارت (نے)	اور	وہ نہیں تھے	ہدایت والے	ان کی مثال (ایسی)	جیسے مثال

اور یہ لوگ راہ جانتے ہی نہیں تھے ○ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے

الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ

الَّذِي	اسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَلَمَّآ	اَضَآءَتْ	مَا	حَوْلَهٗ
(اس کی) جس نے	جلائی	آگ	تو جب	اس نے روشن کر دیا	جو	اس کے ارد گرد (تھا)

جس نے آگ روشن کی پھر جب اس آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کر دیا

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ⑰

ذَهَبَ	اللّٰهُ	بِنُوْرِهِمْ	وَ	تَرَكَهُمْ	فِيْ	ظُلُمٰتٍ	لَّا يُبْصِرُوْنَ ⑰
لے گیا	اللہ	ان کے نور کو	اور	چھوڑ دیا انہیں	میں	تاریکیوں	وہ نہیں دیکھتے

تو اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا، انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا ○

① ...... اللہ تعالیٰ استہزاء یعنی ہنسی مذاق سے پاک ہے، عربی زبان میں بعض اوقات کسی عمل کا بدلہ دینے کو اسی لفظ سے تعبیر کر دیا جاتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو ان کے استہزاء کا بدلہ دے گا۔

صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡیٌ فَهُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ۝١٨ اَوۡ كَصَیِّبٍ مِّنَ

صُمٌّۢ	بُكۡمٌ	عُمۡیٌ(1)	فَهُمۡ	لَا یَرۡجِعُوۡنَ ۝١٨	اَوۡ	كَصَیِّبٍ	مِّنَ
بہرے	گونگے	اندھے	پس وہ	نہیں لوٹیں گے	یا	جیسے تیز بارش (ہو)	سے

بہرے، گونگے، اندھے ہیں پس یہ لوٹ کر نہیں آئیں گے ۝ یا (ان کی مثال) آسمان سے اترنے والی بارش کی طرح ہے

منافقوں کی حالت کی دوسری مثال

السَّمَآءِ فِیۡهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعۡدٌ وَّ بَرۡقٌ ۚ یَجۡعَلُوۡنَ اَصَابِعَهُمۡ

السَّمَآءِ	فِیۡهِ	ظُلُمٰتٌ	وَّ	رَعۡدٌ	وَّ	بَرۡقٌ	یَجۡعَلُوۡنَ	اَصَابِعَهُمۡ
آسمان	اس میں	تاریکیاں	اور	گرج	اور	چمک (ہے)	ڈال رہے ہیں	اپنی انگلیاں

جس میں تاریکیاں اور گرج اور چمک ہے۔ یہ زور دار کڑک کی وجہ سے

فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الۡمَوۡتِ ؕ وَاللّٰهُ

فِیۡۤ	اٰذَانِهِمۡ	مِّنَ	الصَّوَاعِقِ	حَذَرَ الۡمَوۡتِ	وَ	اللّٰهُ
میں	اپنے کانوں	سے	زور دار کڑک	موت کے ڈر (سے)	اور	اللہ

موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں حالانکہ اللہ

مُحِیۡطٌۢ بِالۡكٰفِرِیۡنَ ۝١٩ یَكَادُ الۡبَرۡقُ یَخۡطَفُ اَبۡصَارَهُمۡ ؕ

مُحِیۡطٌۢ	بِالۡكٰفِرِیۡنَ ۝١٩	یَكَادُ	الۡبَرۡقُ	یَخۡطَفُ	اَبۡصَارَهُمۡ
گھیرے ہوئے (ہے)	کافروں کو	قریب ہے	بجلی	اچک کرلے جائے	ان کی نگاہیں

کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ۝ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک کر لے جائے گی۔

كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمۡ مَّشَوۡا فِیۡهِ ۙ وَاِذَاۤ اَظۡلَمَ عَلَیۡهِمۡ

كُلَّمَاۤ	اَضَآءَ	لَهُمۡ	مَّشَوۡا	فِیۡهِ	وَ	اِذَاۤ	اَظۡلَمَ	عَلَیۡهِمۡ
جب کبھی	روشنی ہوئی	ان کے لئے	چلنے لگے	اس میں	اور	جب	اندھیرا ہوا	ان پر

(حالت یہ کہ) جب کچھ روشنی ہوئی تو اس میں چلنے لگے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا

(1)...... منافقوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت، قدرت، حق کی پہچان عطا کی لیکن انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور حق بات کو سننے، کہنے اور دیکھنے سے محروم ہو گئے تو ان کے کان، زبان، آنکھ سب بیکار ہو گئے۔

قَامُوْا ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ

قَامُوْا	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَذَهَبَ	بِسَمْعِهِمْ	وَ
کھڑے ہوگئے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	ضرور لے جاتا، سلب کرلیتا	ان کے کان	اور

تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان اور

اَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٢٠﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا

اَبْصَارِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿٢٠﴾ (1)	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اعْبُدُوْا (2)
ان کی آنکھیں	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اے	لوگو	عبادت کرو

آنکھیں سلب کرلیتا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو

رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

رَبَّكُمُ	الَّذِیْ	خَلَقَكُمْ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ
اپنے رب (کی)	جس نے	تمہیں پیدا کیا	اور	ان لوگوں کو جو	تم سے پہلے (تھے)	تاکہ تم

جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے (عبادت کرو) کہ

تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ

تَتَّقُوْنَ ﴿٢١﴾	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	فِرَاشًا	وَّ	السَّمَآءَ
پرہیزگار بن جاؤ	جس نے	بنائی	تمہارے لئے	زمین	بچھونا	اور	آسمان

تمہیں پرہیزگاری مل جائے ○ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو

بِنَآءً ۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

بِنَآءً	وَّ	اَنْزَلَ	مِنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجَ	بِهٖ	مِنَ
چھت	اور	نازل کیا	سے	آسمان	پانی	پھر اس نے نکالا	اس کے ذریعے	سے

چھت بنایا اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس پانی کے ذریعے

عبادتِ الٰہی کا حکم اور اس کے مستحقِ عبادت ہونے کے اسباب

(1) ہر ممکن چیز شے میں داخل ہے اور ہر شے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اور جو چیز محال ہے اس میں یہ صلاحیت نہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت آسکے۔

(2) عبادت اُس انتہائی تعظیم کا نام ہے جو بندہ اپنی عبدیت یعنی بندہ ہونے اور معبود کی اُلوہیت یعنی معبود ہونے کے اعتقاد اور اعتراف کے ساتھ بجالائے۔ یہاں عبادت توحید اور اس کے علاوہ اپنی تمام قسموں کو شامل ہے۔

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ

الثَّمَرٰتِ	رِزْقًا	لَّكُمْ	فَلَا تَجْعَلُوْا	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا	وَّ	اَنْتُمْ
پھلوں	رزق	تمہارے لئے	تو نہ بناؤ	اللہ کے لئے	شریک	اور	تم

تمہارے کھانے کے لئے کئی پھل پیدا کئے تو تم جان بوجھ کر اللہ کے شریک

تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی

تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	فِیْ رَیْبٍ	مِّمَّا	نَزَّلْنَا	عَلٰی
جانتے ہو	اور	اگر	تم ہو	شک میں	(اس) سے جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	پر

نہ بناؤ ○ اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے

عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا

عَبْدِنَا	فَاْتُوْا	بِسُوْرَةٍ	مِّنْ	مِّثْلِهٖ	وَ	ادْعُوْا
اپنے بندے	تو لے آؤ	ایک سورت	سے	اس کی مثل، اس جیسی	اور	بلالو

تو تم اس جیسی ایک سورت بنالاؤ اور

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٢٣﴾ فَاِنْ

شُهَدَآءَكُمْ	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿٢٣﴾ [1]	فَاِنْ
اپنے مددگاروں (کو)	سے	اللہ کے علاوہ	اگر	تم ہو	سچے	پھر اگر

اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلالو اگر تم سچے ہو ○ پھر اگر

لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ

لَّمْ تَفْعَلُوْا	وَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	فَاتَّقُوا	النَّارَ	الَّتِیْ	وَقُوْدُهَا	النَّاسُ
تم نے نہ کیا	اور	ہرگز نہ کرسکوگے	تو ڈرو	آگ (سے)	جو	اس کا ایندھن	آدمی

تم یہ نہ کرسکو اور تم ہرگز نہ کرسکوگے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی

حقانیت قرآن پر منکروں کو چیلنج اور غیب کی خبر کہ کفار اس چیلنج کو پورا نہیں کر پائیں گے

(1)...... یہ چیلنج قیامت تک تمام انسانوں کے لئے ہے، آج بھی قرآن کو محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف کہنے والے کفار تو بہت ہیں مگر قرآن کی مثل ایک آیت بنانے والا آج تک کوئی سامنے نہیں آیا اور جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کا پول خود ہی چند دنوں میں کھل گیا۔

باعمل مسلمانوں کو جنت کی بشارت اور جنتی نعمتوں کا بیان

وَالْحِجَارَةُ ۚۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ﴿٢٤﴾ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا

وَ	الْحِجَارَةُ	أُعِدَّتْ [1]	لِلْكَافِرِينَ ﴿٢٤﴾ [2]	وَ	بَشِّرِ	الَّذِينَ	آمَنُوا
اور	پتھر (ہیں)	تیار کی گئی (ہے)	کافروں کے لئے	اور	خوشخبری دو	ان کو جو	ایمان لائے

اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ اور ان لوگوں کو خوشخبری دو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

وَ	عَمِلُوا	الصَّالِحَاتِ	أَنَّ	لَهُمْ	جَنَّاتٍ	تَجْرِي	مِنْ	تَحْتِهَا
اور	عمل کئے	نیک، اچھے	کہ	ان کے لئے	جنتیں، باغات	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے

اور انہوں نے اچھے عمل کئے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے

الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا ۙ قَالُوا

الْأَنْهَارُ	كُلَّمَا	رُزِقُوا	مِنْهَا	مِنْ	ثَمَرَةٍ	رِزْقًا	قَالُوا
نہریں	جب کبھی	انہیں دیا جائے گا	ان (باغوں) سے	سے (کوئی)	پھل	کھانے کو	کہیں گے

نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے،

هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ

هَٰذَا	الَّذِي	رُزِقْنَا	مِنْ	قَبْلُ	وَ	أُتُوا	بِهِ
یہ	(وہی ہے) جو	ہمیں دیا گیا	سے	پہلے	اور (حالانکہ)	انہیں دیا گیا	اس کے ساتھ

یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا حالانکہ انہیں

مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا

مُتَشَابِهًا	وَ	لَهُمْ	فِيهَا	أَزْوَاجٌ	مُطَهَّرَةٌ	وَ	هُمْ	فِيهَا
ملتا جلتا	اور	ان کے لئے	ان (باغوں) میں	بیویاں	پاکیزہ	اور	وہ	ان (باغوں) میں

ملتا جلتا پھل (پہلے) دیا گیا تھا اور ان (جنتیوں) کے لئے ان باغوں میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان باغوں میں

[1] اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کے الفاظ ہیں۔

[2] ”کافروں کے لئے“ فرمانے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہنم میں ہمیشہ کے داخلے سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جہنم بطورِ خاص کافروں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾	اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا					
خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَسْتَحْیٖۤ [1]	اَنْ	یَّضْرِبَ	مَثَلًا
ہمیشہ رہنے والے	بیشک	اللہ	حیا نہیں فرماتا	کہ	ذکر فرمائے، بیان کرے	مثال
ہمیشہ رہیں گے ○	بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کے لئے کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے					

مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا						
مَّا	بَعُوْضَةً	فَمَا	فَوْقَهَا	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
کوئی سی	مچھر (کی)	یا جو	اس سے اوپر	پس بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے
مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر۔ بہر حال ایمان والے						

فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ							
فَیَعْلَمُوْنَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	اَمَّا	الَّذِیْنَ
تو وہ جانتے ہیں	کہ وہ	حق (ہے)	کی طرف سے	ان کے رب	اور	بہر حال	وہ لوگ جو
تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور رہے							

كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ							
كَفَرُوْا	فَیَقُوْلُوْنَ	مَاذَاۤ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِهٰذَا	مَثَلًا	یُضِلُّ
کافر ہوئے	تو وہ کہتے ہیں	کیا	ارادہ کیا	اللہ (نے)	اس	مثال کے ساتھ	وہ گمراہ کرتا ہے
کافر تو وہ کہتے ہیں، اس مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟ اللہ بہت سے							

بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ					
بِهٖ	كَثِیْرًا [2]	وَّ	یَهْدِیْ	بِهٖ	كَثِیْرًا
اس کے ذریعے	بہت سے (لوگوں کو)	اور	ہدایت دیتا ہے	اس کے ذریعے	بہت سے (لوگوں کو)
لوگوں کو اس کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے					

وقفِ لازم

قرآن مجید میں بیان کی گئی مثالوں کا مقصد اور انہیں سن کر مسلمانوں اور کافروں کے طرزِ عمل میں فرق

(1) حیا کا معنی ہے "بُرائی اور رُسوائی کے خوف سے دل کا ٹوٹ جانا" یہ معنی اللہ تعالیٰ کے لیے محال ہے، اس لیے اس آیت میں "حیا نہیں فرماتا" سے مراد "بیان کرنے کو نہیں چھوڑتا" ہے۔

(2) نزولِ قرآن کا اصل مقصد ہدایت ہے [illegible]

وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۶ۙ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ

وَ	مَا يُضِلُّ	بِهٖٓ	اِلَّا	الْفٰسِقِيْنَ ۝۲۶	الَّذِيْنَ	يَنْقُضُوْنَ
اور	وہ نہیں گمراہ کرتا	اس کے ذریعے	مگر	فاسقوں، نافرمانوں (کو)	وہ لوگ جو	توڑ دیتے ہیں

اور وہ اس کے ذریعے صرف نافرمانوں ہی کو گمراہ کرتا ہے ○ وہ لوگ جو

عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۪ وَيَقْطَعُوْنَ

عَهْدَ	اللّٰهِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مِيْثَاقِهٖ	وَ	يَقْطَعُوْنَ
عہد، وعدہ	اللہ (کا)	سے	بعد	اس کے مضبوط ہونے، پختہ ہونے (کے)	اور	کاٹتے ہیں

اللہ کے وعدے کو پختہ ہونے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور اس چیز کو کاٹتے ہیں

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ

مَآ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖٓ	اَنْ يُّوْصَلَ	وَ	يُفْسِدُوْنَ	فِي الْاَرْضِ
جسے	حکم دیا	اللہ (نے)	اس کا	کہ اسے جوڑا جائے	اور	فساد کرتے ہیں	زمین میں

جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷	كَيْفَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ
یہ لوگ	وہ	خسارہ، نقصان اٹھانے والے	کیسے	تم کفر کرتے ہو	اللہ کے ساتھ	اور (حالانکہ)

تو یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○ تم کیسے اللہ کے منکر ہوسکتے ہو حالانکہ

كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ

كُنْتُمْ	اَمْوَاتًا	فَاَحْيَاكُمْ (1)	ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ
تم تھے	مردہ	تو اس نے زندہ کیا تمہیں	پھر	موت دے گا تمہیں	پھر

تم مردہ تھے تو اس نے تمہیں پیدا کیا پھر

فاسقوں کی تین علامات، عہد شکنی، قطع تعلقی اور فساد پھیلانا

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: انسان کی تخلیق، اسے موت دینا اور زمین و آسمان کی پیدائش

(1)...... اس آیت میں غور کریں تو ہم مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ ہم بھی کچھ نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا کی اور زندگی گزارنے کے لوازمات اور نعمتوں سے نوازا تو اس کی عطاؤں سے فائدہ اٹھا کر اس کی یاد سے غافل ہونا اور ناشکری اور غفلت کی زندگی گزارنا کسی طرح ہمارے شایانِ شان نہیں ہے۔

يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢٨﴾ هُوَ الَّذِي خَلَقَ

خَلَقَ	الَّذِيْ	هُوَ	تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾	اِلَيْهِ	ثُمَّ	يُحْيِيْكُمْ
پیدا کیا، بنایا	جس نے	وہ	تم لوٹائے جاؤ گے	اس کی طرف	پھر	زندہ کرے گا تمہیں

وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا ○ وہی ہے جس نے

لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ

السَّمَآءِ	اِلَى	اسْتَوٰٓى	ثُمَّ	جَمِيْعًا	فِى الْاَرْضِ	مَّا [1]	لَكُمْ
آسمان	کی طرف	قصد فرمایا	پھر	سب	زمین میں	جو	تمہارے لئے

جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا پھر اس نے آسمان کے بنانے کا قصد فرمایا

فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٩﴾ ع وَإِذْ

اِذْ	وَ	عَلِيْمٌ ﴿٢٩﴾	بِكُلِّ شَيْءٍ	هُوَ	وَ	سَمٰوٰتٍ	سَبْعَ	فَسَوّٰىهُنَّ
جب	اور	جاننے والا	ہر چیز کو	وہ	اور	آسمان	سات	تو ٹھیک بنایا انہیں

تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے ○ اور یاد کرو جب

ع ۳

حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَام کی تخلیق کا واقعہ، انہیں خلیفہ بنانا اور علم عطا فرمانا

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ

فِى الْاَرْضِ	جَاعِلٌ	اِنِّىْ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ [2]	رَبُّكَ	قَالَ
زمین میں	بنانے والا (ہوں)	بیشک میں	فرشتوں سے	تیرے رب (نے)	کہا، فرمایا

تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں

خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ

يُّفْسِدُ	مَنْ	فِيْهَا	تَجْعَلُ	اَ	قَالُوْٓا	خَلِيْفَةً
فساد کرے، پھیلائے گا	جو	اس میں	تو بنائے گا	کیا	انہوں نے کہا	نائب، خلیفہ

تو انہوں نے عرض کیا: کیا تو زمین میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا

[1] ..... اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع نہ فرمایا وہ مباح اور حلال ہے۔

[2] ..... فرشتوں کو خلیفہ بنانے کی خبر دینا ظاہری طور پر مشورے کے انداز میں تھا اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تعلیم ہے کہ کوئی اہم کام کرنے سے پہلے ماتحتوں سے مشورہ کر لیا جائے۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو علم الاسماء سکھایا جانا اور فرشتوں پر فضیلت

فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ

فِيْهَا	وَ	يَسْفِكُ	الدِّمَآءَ	وَ	نَحْنُ	نُسَبِّحُ	بِحَمْدِكَ
اس میں	اور	بہائے گا	خون	اور (حالانکہ)	ہم	تسبیح کرتے ہیں	تیری حمد کے ساتھ

اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کرتے ہوئے تیری تسبیح کرتے ہیں

وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

وَ	نُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ	اِنِّيْٓ	اَعْلَمُ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾
اور	پاکی بیان کرتے ہیں	تیری	فرمایا	بیشک میں	جانتا ہوں	جو	تم نہیں جانتے

اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: بیشک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى

وَ	عَلَّمَ	اٰدَمَ	الْاَسْمَآءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَهُمْ	عَلَى
اور	اس نے سکھادیے	آدم (کو)	نام	تمام (اشیاء کے)	پھر	پیش کیا انہیں	پر

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھادیے پھر ان سب اشیاء کو

الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾

الْمَلٰٓئِكَةِ	فَقَالَ	اَنْۢبِـُٔوْنِيْ	بِاَسْمَآءِ [1]	هٰٓؤُلَآءِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾
فرشتوں	تو فرمایا	مجھے بتاؤ	نام	ان کے	اگر	تم ہو	سچے

فرشتوں کے سامنے پیش کرکے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ ○

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ

قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	لَا	عِلْمَ	لَنَآ	اِلَّا	مَا	عَلَّمْتَنَا [2]
انہوں نے کہا	تو پاک ہے	نہیں	علم	ہمیں	مگر	جو	تو نے سکھایا ہمیں

(فرشتوں نے) عرض کی: (اے اللہ!) تو پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھادیا،

---

[1] اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرشتوں پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ علم خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔

[2] اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔

إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ﴿٣٢﴾ قَالَ يَا آدَمُ أَنبِئْهُم بِأَسْمَائِهِمْ

اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَلِيْمُ	الْحَكِيْمُ ﴿٣٢﴾	قَالَ	يَاٰدَمُ	اَنْۢبِئْهُمْ	بِاَسْمَآئِهِمْ
بیشک تو	تو	علم والا	حکمت والا	فرمایا	اے آدم	بتادو انہیں	ان (اشیاء) کے نام

بے شک تو ہی علم والا، حکمت والا ہے ○ (پھر اللہ نے) فرمایا: اے آدم! تم انہیں ان اشیاء کے نام بتادو۔

فَلَمَّا أَنبَأَهُم بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ

فَلَمَّآ	اَنْۢبَاَهُمْ	بِاَسْمَآئِهِمْ	قَالَ	اَ	لَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ
توجب	اس نے بتادیئے انہیں	ان (اشیاء) کے نام	فرمایا	کیا	میں نے نہ کہا	تم سے

توجب آدم نے انہیں ان اشیاء کے نام بتادیئے تو (اللہ نے) فرمایا: (اے فرشتو!) کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا

إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ

اِنِّیْٓ	اَعْلَمُ	غَيْبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اَعْلَمُ
بیشک میں	جانتا ہوں	پوشیدہ، چھپی	آسمانوں	اور	زمین (کی)	اور	جانتا ہوں

کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی چیزیں جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں

مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴿٣٣﴾ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ

مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿٣٣﴾	وَ	اِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓئِكَةِ
جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو	تم چھپاتے تھے	اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے

جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ

اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ

اُسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْٓا (1)	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ	اَبٰى	وَ	اسْتَكْبَرَ (2)
سجدہ کرو	آدم کو	توانہوں نے سجدہ	مگر	ابلیس، شیطان	اس نے انکار کیا	اور	تکبر کیا

آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا

علمِ الٰہی پر فرشتوں کا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنا، ابلیس کا انکار و تکبر

(1)...... فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو تعظیمی سجدہ کیا تھا اور وہ باقاعدہ پیشانی زمین پر رکھنے کی صورت میں تھا، صرف سر جھکانا نہ تھا۔

(2)...... اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا خطرناک عمل ہے کہ یہ بعض اوقات بندے کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ تکبر کرنے سے بچے۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی جنت میں تشریف آوری اور شیطان کا واقعہ

وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	كَانَ	مِنَ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾	وَ	قُلْنَا	یٰۤاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہو گیا	سے	کافروں	اور	ہم نے کہا	اے آدم	رہو	تم	اور

اور کافر ہو گیا○ اور ہم نے فرمایا: اے آدم! تم اور

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا ۪ وَ

زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا	رَغَدًا	حَیْثُ	شِئْتُمَا	وَ
تمہاری بیوی	جنت (میں)	اور	کھاؤ	اس سے	روک ٹوک کے بغیر	جہاں	تم چاہو	اور

تمہاری بیوی جنت میں رہو اور بغیر روک ٹوک کے جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ البتہ

لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾

لَا تَقْرَبَا	هٰذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا	مِنَ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ [1]
قریب نہ جانا تم دونوں	اس	درخت (کے)	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے	سے	ظالموں

اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے ○

فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا

فَاَزَلَّهُمَا [2]	الشَّیْطٰنُ	عَنْهَا	فَاَخْرَجَهُمَا
پس پھسلا دیا، لغزش دی انہیں	شیطان (نے)	اس (جنت یا درخت) سے	تو نکلوا دیا انہیں

تو شیطان نے ان دونوں کو جنت سے لغزش دی پس انہیں وہاں سے نکلوا دیا

مِمَّا كَانَا فِیْهِ ۪ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

مِمَّا	كَانَا	فِیْهِ	وَ	قُلْنَا	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ
(اس) سے جو	وہ تھے	اس میں	اور	ہم نے کہا	نیچے اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے

جہاں وہ رہتے تھے اور ہم نے فرمایا: تم نیچے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے

[1]...... اللہ تعالیٰ مالک ہے، وہ اپنے مقبول بندوں کو جو چاہے فرمائے، کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ اسے بنیاد بنا کر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بارے خلاف ادب کلمات کہے۔

[2]...... تلاوت قرآن کے علاوہ اپنی طرف سے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف نافرمانی وگناہ کی نسبت کرنا حرام بلکہ علماء کرام کی ایک جماعت نے اسے کفر بتایا ہے۔

عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى

عَدُوٌّ	وَ	لَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَّ	مَتَاعٌ	اِلٰى
دشمن	اور	تمہارے لئے	زمین میں	جائے قرار، ٹھکانہ	اور	سامانِ زندگی	تک

دشمن بنو گے اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھکانہ اور (زندگی گزارنے کا)

حِيْنٍ ۝۳۶ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

حِيْنٍ ۝۳۶	فَتَلَقّٰۤى	اٰدَمُ	مِنْ	رَّبِّهٖ	كَلِمٰتٍ
وقت	پھر سیکھ لئے	آدم (نے)	سے	اپنے رب	کچھ کلمات

سامان ہے ○ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لئے

فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝۳۷

فَتَابَ عَلَيْهِ [1]	اِنَّهٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ ۝۳۷
تو اللہ نے توبہ قبول کی اس کی	بیشک وہ	وہ	بہت توبہ قبول کرنے والا	بڑا مہربان

تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے ○

حضرت آدم علیہ السلام کا زمین پر اترنا اور احکامِ الٰہیہ

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ

قُلْنَا	اهْبِطُوْا [2]	مِنْهَا	جَمِيْعًا	فَاِمَّا	يَاْتِيَنَّكُمْ
ہم نے کہا	اتر جاؤ	اس سے	سب	پھر اگر	آئے تمہارے پاس

ہم نے فرمایا: تم سب جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس

مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ

مِّنِّيْ	هُدًى	فَمَنْ	تَبِعَ	هُدَايَ	فَلَا	خَوْفٌ
میری طرف سے	ہدایت	تو جو	پیروی کرے	میری ہدایت (کی)	تو نہیں	خوف

میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں نہ کوئی خوف ہو گا

[1]..... جب توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد "توبہ قبول کرنا" ہے اور "تواب" کا معنی "بہت توبہ قبول کرنے والا" ہوتا ہے۔

[2]..... یہاں خطاب حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حوا رضی اللہ عنہا اور ان کی اولاد کو ہے جو ابھی ان کی پشت میں تھی۔

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ۳۸	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	وہ لوگ جو	کافر ہوئے	اور

اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور وہ جو کفر کریں گے اور

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَآ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ۳۹
انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

میری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہوں گے، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ○

ع ۴

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ

يٰبَنِيْٓ	اِسْرَآءِيْلَ (1)	اذْكُرُوْا (2)	نِعْمَتِيَ	الَّتِيْٓ	اَنْعَمْتُ
اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو	میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا

اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا

عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ

عَلَيْكُمْ	وَ	اَوْفُوْا	بِعَهْدِيْٓ	اُوْفِ	بِعَهْدِكُمْ	وَ	اِيَّايَ
تم پر	اور	پورا کرو	میرے عہد کو	میں پورا کروں گا	تمہارے عہد کو	اور	مجھ سے

اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور صرف مجھ سے

فَارْهَبُوْنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا

فَارْهَبُوْنِ ۴۰	وَ	اٰمِنُوْا	بِمَآ	اَنْزَلْتُ	مُصَدِّقًا	لِّمَا
پس ڈرو مجھ سے	اور	ایمان لاؤ	(اس) پر جو	میں نے نازل کیا	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو

ڈرو ○ اور ایمان لاؤ اس (کتاب) پر جو میں نے اتاری ہے وہ تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق

بنی اسرائیل کو نعمتوں کی یاد دہانی اور چند احکام: عہد پورا کرنا، حق و باطل کو نہ ملانا، نماز و زکوٰۃ کی پابندی وغیرہ

(1)...... [illegible]

(2)...... [illegible]

مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْۤا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ۪ وَ

مَعَكُمْ	وَ	لَا تَكُوْنُوْۤا	اَوَّلَ	كَافِرٍۢ	بِهٖ	وَ
تمہارے ساتھ (ہے)	اور	نہ ہو جاؤ	سب سے پہلے	انکار کرنے والے	اس کا	اور

کرنے والی ہے اور سب سے پہلے اس کا انکار کرنے والے نہ بنو اور

لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا٘ وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

لَا تَشْتَرُوْا	بِاٰیٰتِیْ	ثَمَنًا	قَلِیْلًا	وَّ	اِیَّایَ	فَاتَّقُوْنِ﴿۴۱﴾
نہ خریدو، نہ لو تم	میری آیتوں کے بدلے	قیمت	تھوڑی	اور	مجھ سے	پس تم ڈرو مجھ سے

میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت نہ وصول کرو اور مجھ ہی سے ڈرو○

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ

وَ	لَا تَلْبِسُوا	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ[1]	وَ	تَكْتُمُوا	الْحَقَّ	وَ	اَنْتُمْ
اور	نہ ملاؤ تم	حق	باطل کے ساتھ	اور	(نہ) چھپاؤ تم	حق	اور (حالانکہ)	تم

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر

تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ

تَعْلَمُوْنَ﴿۴۲﴾	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ارْكَعُوْا	مَعَ
جانتے ہو	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	رکوع کرو	ساتھ

حق نہ چھپاؤ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں

بنی اسرائیل کا دوسروں کو نیکی کا حکم دینا اور اپنے آپ کو بھلا دینا

الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ

الرّٰكِعِیْنَ﴿۴۳﴾	اَ	تَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبِرِّ	وَ	تَنْسَوْنَ
رکوع کرنے والوں (کے)	کیا	تم حکم دیتے ہو	لوگوں (کو)	نیکی کا	اور	بھول جاتے ہو

کے ساتھ رکوع کرو○ کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو

[1]......اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ حق کو باطل سے نہ ملائے اور نہ ہی حق کو چھپائے کیونکہ اس میں فساد اور نقصان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حق بات جاننے والے پر اسے ظاہر کرنا واجب ہے اور حق بات کو چھپانا اس پر حرام ہے۔

اَنۡفُسَكُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَتۡلُوۡنَ الۡكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۴﴾

اَنۡفُسَكُمۡ	وَ	اَنۡتُمۡ	تَتۡلُوۡنَ	الۡكِتٰبَ	اَ	فَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴۴﴾ [1]
اپنی جانیں	اور (حالانکہ)	تم	تلاوت کرتے ہو، پڑھتے ہو	کتاب	کیا	تو تم عقل نہیں رکھتے

بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں ○

صبر اور نماز سے مدد حاصل کرنے کا حکم

وَاسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيۡرَةٌ

وَ	اسۡتَعِيۡنُوۡا	بِالصَّبۡرِ	وَ	الصَّلٰوةِ [2]	وَ	اِنَّهَا	لَكَبِيۡرَةٌ
اور	مدد طلب کرو	صبر سے	اور	نماز (سے)	اور	بیشک وہ (نماز)	ضرور بھاری (ہے)

اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے

اِلَّا عَلَى الۡخٰشِعِيۡنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيۡنَ يَظُنُّوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّلٰقُوۡا رَبِّهِمۡ

اِلَّا	عَلَى	الۡخٰشِعِيۡنَ ﴿۴۵﴾	الَّذِيۡنَ	يَظُنُّوۡنَ	اَنَّهُمۡ	مُّلٰقُوۡا	رَبِّهِمۡ
مگر	پر	ڈرنے والوں	وہ لوگ جو	یقین رکھتے ہیں	کہ وہ	ملنے والے ہیں	اپنے رب (سے)

مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں ○ جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے

ع ۵ الربع

یہودیوں کو نعمتوں کی تفصیل یاد دلانا

وَاَنَّهُمۡ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۴۶﴾ ع يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا

وَ	اَنَّهُمۡ	اِلَيۡهِ	رٰجِعُوۡنَ ﴿۴۶﴾	يٰبَنِىۡۤ	اِسۡرَآءِيۡلَ	اذۡكُرُوۡا
اور	بیشک وہ	اسی کی طرف	لوٹنے والے ہیں	اے بیٹے، اولاد	یعقوب	یاد کرو

اور انہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ○ اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو

نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ وَاَنِّىۡ فَضَّلۡتُكُمۡ

نِعۡمَتِىَ	الَّتِىۡۤ	اَنۡعَمۡتُ	عَلَيۡكُمۡ	وَ	اَنِّىۡ	فَضَّلۡتُكُمۡ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	اور	بیشک میں (نے)	فضیلت دی تمہیں

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ میں نے تمہیں اس سارے زمانے پر فضیلت

[1] ...... اس آیت کا شانِ نزول خاص ہونے کے باوجود حکم عام ہے اور ہر نیکی کا حکم دینے والے کے لئے اس میں تازیانۂ عبرت ہے۔

[2] ...... صبر کی وجہ سے قلبی قوت میں اضافہ اور نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں پریشانیوں کو برداشت کرنے اور انہیں دور کرنے میں سب سے بڑی معاون ہیں۔

یہودیوں کو فکرِ آخرت کا حکم

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْـًٔا

عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ [1]	وَ	اتَّقُوْا	یَوْمًا	لَّا تَجْزِیْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَّفْسٍ	شَیْـًٔا
پر	سارے جہان	اور	ڈرو	دن (سے)	بدلہ نہ دے گی	کوئی جان	سے	کسی جان	کچھ

عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی

وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا

وَّ	لَا یُقْبَلُ	مِنْهَا	شَفَاعَةٌ	وَّ	لَا یُؤْخَذُ	مِنْهَا
اور	نہیں قبول کی جائے گی	اس سے	شفاعت، سفارش	اور	نہیں لیا جائے گا	اس سے

اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا

فرعون کے بنی اسرائیل پر مظالم اور اللہ تعالیٰ کا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے انہیں نجات دینا

عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِذْ نَجَّیْنٰكُمْ

عَدْلٌ	وَّ	لَا	هُمْ	یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ [2]	وَ	اِذْ	نَجَّیْنٰكُمْ
بدلہ، معاوضہ	اور	نہ	وہ	مدد کئے جائیں گے	اور	جب	ہم نے نجات دی تمہیں

اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

مِّنْ	اٰلِ فِرْعَوْنَ	یَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ	الْعَذَابِ	یُذَبِّحُوْنَ	اَبْنَآءَكُمْ
سے	فرعون والوں	تمہیں پہنچاتے	برا	عذاب	وہ ذبح کرتے	تمہارے بیٹے

فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بہت برا عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے

وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

وَ	یَسْتَحْیُوْنَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	فِیْ	ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ
اور	زندہ چھوڑ دیتے	تمہاری عورتیں، بچیاں	اور	میں	اس	آزمائش (تھی)

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے اور اس میں

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ان کے زمانے میں تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی گئی، اور جب حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آمد ہوئی تو یہ فضیلت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت کی طرف منتقل ہو گئی۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کافر کو نہ کوئی کافر نفع پہنچا سکے گا اور نہ کوئی مسلمان، اس دن شفاعت صرف مسلمان کے لئے ہو گی۔

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ

الْبَحْرَ	بِكُمُ	فَرَقْنَا	اِذْ	وَ	عَظِيْمٌ ﴿۴۹﴾	رَّبِّكُمْ	مِّنْ
دریا	تمہارے لئے	ہم نے پھاڑ دیا	جب	اور	بڑی	تمہارے رب	کی طرف سے

تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا

بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستے بننا اور فرعونیوں کا غرق ہونا

فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ

وَ	تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾	اَنْتُمْ	وَ	اٰلَ فِرْعَوْنَ	اَغْرَقْنَاۤ	وَ	فَاَنْجَيْنٰكُمْ
اور	دیکھ رہے تھے	تم	اور	فرعون والے	غرق کر دیئے	اور	تو ہم نے نجات دی تمہیں

تو ہم نے تمہیں بچالیا اور فرعونیوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے غرق کر دیا ○ اور

تورات عطا کئے جانے کا وعدہ، بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی اور اس سے توبہ و معافی

اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

اتَّخَذْتُمُ	ثُمَّ	اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً (1)	مُوْسٰۤى	وٰعَدْنَا	اِذْ
تم نے بنالیا، اختیار کرلیا	پھر	چالیس راتوں (کا)	موسیٰ (سے)	ہم نے وعدہ فرمایا	جب

یاد کرو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا

عَفَوْنَا	ثُمَّ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾	اَنْتُمْ	وَ	بَعْدِهٖ	مِنْۢ	الْعِجْلَ
ہم نے معاف کیا، در گزر کیا	پھر	ظلم کرنے والے	تم	اور	اس کے بعد	سے	بچھڑا (بطورِ معبود)

بچھڑے کی پوجا شروع کر دی اور تم واقعی ظالم تھے ○ پھر اس کے بعد ہم نے

بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے تورات عطا کیا جانا

عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى

مُوْسَى	اٰتَيْنَا	اِذْ	وَ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾	لَعَلَّكُمْ	بَعْدِ ذٰلِكَ	مِّنْۢ	عَنْكُمْ
موسیٰ (کو)	ہم نے دی	جب	اور	شکر ادا کرو	تاکہ تم	اس کے بعد	سے	تم سے

تمہیں معافی عطا فرمائی تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کو

(1)...... فرعون اور فرعونیوں کے ہلاک ہونے کے بعد جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے اور ان کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے تورات عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اس کے لئے میقات مقرر کی جس کی مدت ایک ماہ اور دس دن تھی اور یہ دن ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن پر مشتمل تھے۔

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی سے توبہ

الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

الْكِتٰبَ	وَ	الْفُرْقَانَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ﴿۵۳﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
کتاب	اور	حق و باطل میں فرق کرنا	تاکہ تم	ہدایت پا جاؤ	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

کتاب عطا کی اور حق و باطل میں فرق کرنا تاکہ تم ہدایت پا جاؤ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ	اِنَّكُمْ	ظَلَمْتُمْ	اَنْفُسَكُمْ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	بیشک تم	تم نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم تم نے بچھڑے (کو معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى

بِاتِّخَاذِكُمُ	الْعِجْلَ	فَتُوْبُوْٓا	اِلٰى
تمہارے بنانے کے، اختیار کرلینے کے سبب	بچھڑا (بطورِ معبود)	تو تم توبہ کرو	کی طرف

لہٰذا (اب) اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو

بَارِىِٕكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

بَارِىِٕكُمْ	فَاقْتُلُوْٓا(1)	اَنْفُسَكُمْ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ
اپنے پیدا کرنے والے	پس تم قتل کرو	اپنی جانیں، اپنے لوگ	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے

(یوں) کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک

عِنْدَ بَارِىِٕكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

عِنْدَ	بَارِىِٕكُمْ	فَتَابَ عَلَيْكُمْ	اِنَّهٗ	هُوَ
نزدیک	تمہیں پیدا کرنے والے (کے)	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	بیشک وہ	وہ

تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی

(1)..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک کرنے سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت کر رہا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا باغی ہو اسے قتل کر دینا ہی حکمت اور مصلحت کے عین مطابق ہے۔

بنی اسرائیل کا اعلانیہ دیدار الٰہی کا مطالبہ کرنا اور اس کا نتیجہ

التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۴﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ

التَّوَّابُ	الرَّحِیْمُ ﴿۵۴﴾	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ	یٰمُوْسٰی	لَنْ نُّؤْمِنَ
بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	اور	جب	تم نے کہا	اے موسیٰ	ہم ہر گز یقین نہیں کریں گے

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○ اور یاد کرو جب تم نے کہا: اے موسیٰ! ہم ہر گز تمہارا یقین نہ کریں گے

لَكَ حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ

لَكَ	حَتّٰی	نَرَی	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَاَخَذَتْكُمُ	الصّٰعِقَةُ	وَ
آپ کا	یہاں تک کہ	ہم دیکھ لیں	اللہ (کو)	اعلانیہ	تو پکڑ لیا تمہیں	کڑک (نے)	اور

جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہیں

اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ

اَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ [1]	ثُمَّ	بَعَثْنٰكُمْ	مِّنْ	بَعْدِ مَوْتِكُمْ	لَعَلَّكُمْ
تم	دیکھ رہے تھے	پھر	ہم نے زندہ کیا تمہیں	سے	تمہاری موت کے بعد	تاکہ تم

کڑک نے پکڑ لیا ○ پھر تمہاری موت کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا تاکہ

بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ اور من و سلوی کا نزول

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَ ظَلَّلْنَا عَلَیْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَیْكُمُ الْمَنَّ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَیْكُمُ	الْغَمَامَ	وَ	اَنْزَلْنَا	عَلَیْكُمُ	الْمَنَّ
شکر ادا کرو	اور	ہم نے سایہ بنادیا	تمہارے اوپر	بادل (کو)	اور	نازل کیا	تمہارے اوپر	مَنّ

تم شکر ادا کرو ○ اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنا دیا اور تمہارے اوپر من

وَ السَّلْوٰی ؕ كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ

وَ	السَّلْوٰی [2]	كُلُوْا	مِنْ	طَیِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ
اور	سلویٰ	کھاؤ	سے	پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور

اور سلویٰ اتارا (کہ) ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور

[1] اس واقعہ سے شانِ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام بھی ظاہر ہوئی کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے "ہم آپ کا یقین نہیں کریں گے" کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کیے گئے۔

[2] "من" کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ترنجبین کی طرح ایک میٹھی چیز تھی اور "سلویٰ" کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ایک چھوٹا پرندہ تھا۔

مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

يَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾	اَنْفُسَهُمْ	كَانُوْۤا	لٰكِنْ	وَ	مَا ظَلَمُوْنَا
ظلم کرتے	اپنی جانوں (پر)	وہ تھے	لیکن	اور	انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا

انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے ○

وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ

حَيْثُ	مِنْهَا	فَكُلُوْا	الْقَرْيَةَ	هٰذِهِ	ادْخُلُوْا	قُلْنَا	اِذْ	وَ
جہاں	اس سے	پھر کھاؤ	بستی، شہر (میں)	اس	داخل ہو جاؤ	ہم نے کہا	جب	اور

اور جب ہم نے انہیں کہا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

وَّ	سُجَّدًا	الْبَابَ	ادْخُلُوا	وَّ	رَغَدًا	شِئْتُمْ
اور	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	دروازہ (میں)	داخل ہو	اور	روک ٹوک کے بغیر	تم چاہو

بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہونا اور

قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ وَ

وَ	خَطٰيٰكُمْ	لَكُمْ	نَّغْفِرْ	حِطَّةٌ	قُوْلُوْا
اور	تمہاری خطائیں	تمہیں	ہم بخش دیں گے	ہمارے گناہ معاف ہوں	کہو

کہتے رہنا، ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور

سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	فَبَدَّلَ [1]	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾	سَنَزِيْدُ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	تو بدل دی، تبدیل کر دی	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	عنقریب زیادہ دیں گے

عنقریب ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ عطا فرمائیں گے ○ پھر ان

بنی اسرائیل کو مصر یا کسی خاص شہر میں داخل ہونے کا حکم لیکن ان کا خلاف ورزی کرنا اور سزا پانا

❶ ...بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں اور زبان سے "حِطَّةٌ" کہتے جائیں لیکن انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی اور سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور "حِطَّةٌ" کہنے کی بجائے مذاق اور استہزاء کے طور پر "حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ" کہنے لگے جس کا معنی ہے: بال میں دانہ۔

ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ

لَهُمْ	قِیْلَ	الَّذِیْ	غَیْرَ	قَوْلًا	ظَلَمُوْا
ان سے	کہا گیا	جو	علاوہ، دوسری (بات سے)	بات	ظلم کیا، زیادتی کی

ظالموں نے جو اُن سے کہا گیا تھا اسے ایک دوسری بات سے بدل دیا

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

السَّمَآءِ	مِّنَ	رِجْزًا	ظَلَمُوْا	الَّذِیْنَ	عَلَى	فَاَنْزَلْنَا
آسمان	سے	عذاب	ظلم کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	پر	تو ہم نے نازل کر دیا، اتارا

تو ہم نے آسمان سے ان ظالموں پر عذاب نازل کر دیا

بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ع ۵۹ وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

لِقَوْمِهٖ	مُوْسٰى	اسْتَسْقٰى (1)	اِذِ	وَ	كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ۵۹	بِمَا
اپنی قوم کے لئے	موسیٰ (نے)	پانی طلب کیا	جب	اور	وہ نافرمانی کرتے تھے	(اس) وجہ سے جو

کیونکہ یہ نافرمانی کرتے رہتے تھے ○ اور یاد کرو، جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا ؕ

عَیْنًا	اثْنَتَا عَشْرَةَ	مِنْهُ	فَانْفَجَرَتْ (2)	الْحَجَرَ	بِّعَصَاكَ	اضْرِبْ	فَقُلْنَا
چشمے	بارہ	اس سے	تو بہہ نکلے	پتھر (پر)	اپنا عصا	مار	تو ہم نے کہا

تو ہم نے فرمایا کہ پتھر پر اپنا عصا مارو، تو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

اشْرَبُوْا	وَ	كُلُوْا	مَّشْرَبَهُمْ	اُنَاسٍ	كُلُّ	عَلِمَ	قَدْ
پیو	اور	کھاؤ	اپنے پینے کی جگہ	لوگوں، گروہ (نے)	تمام، ہر	جان، پہچان لیا	تحقیق، بیشک

(اور) ہر گروہ نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو پہچان لیا (اور ہم نے فرمایا کہ)

میدانِ تیہ میں بنی اسرائیل کا پانی طلب کرنا اور موسیٰ علیہ السلام کے وسیلہ و معجزہ سے انہیں پانی عطا کیا جانا

ع ۷

(1)...[illegible]

(2)...[illegible]

مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ

مِنْ	رِّزْقِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِي الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ
سے	اللہ کے رزق	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد کرنے والے	اور	جب	تم نے کہا

اللہ کا رزق کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو ○ اور جب تم نے کہا:

يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا

يٰمُوْسٰى	لَنْ نَّصْبِرَ [1]	عَلٰى	طَعَامٍ وَّاحِدٍ	فَادْعُ	لَنَا
اے موسیٰ	ہم ہرگز صبر نہیں کریں گے	پر	ایک کھانے	پس آپ دعا کریں	ہمارے لئے

اے موسیٰ! ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہیں کرسکتے۔ لہٰذا آپ اپنے رب سے

رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

رَبَّكَ	يُخْرِجْ	لَنَا	مِمَّا	تُنْۢبِتُ	الْاَرْضُ
اپنے رب (سے)	وہ ظاہر کردے	ہمارے لئے	(اس) سے جو	اگاتی ہے	زمین

دعا کیجئے کہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین اگاتی ہے

مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآئِهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ

مِنْ	بَقْلِهَا	وَ	قِثَّآئِهَا	وَ	فُوْمِهَا	وَ	عَدَسِهَا	وَ
سے	اس (زمین) کے ساگ	اور	اس کی ککڑی	اور	اس کی گندم	اور	اس کے مسور	اور

جیسے ساگ اور ککڑی اور گندم اور مسور کی دال اور

بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى

بَصَلِهَا	قَالَ	اَ	تَسْتَبْدِلُوْنَ	الَّذِيْ	هُوَ	اَدْنٰى
اس کے پیاز	فرمایا	کیا	تم تبدیل کرنا چاہتے ہو	وہ جو	وہ	ادنیٰ، کم تر (ہے)

پیاز۔ فرمایا: کیا تم بہتر چیز کے بدلے میں

بنی اسرائیل کا من و سلویٰ کی بجائے زمینی اجناس کا مطالبہ

[1]..... بنی اسرائیل نے ساگ ککڑی وغیرہ جو چیزیں مانگیں ان کا مطالبہ گناہ نہ تھا لیکن "من و سلویٰ" جیسی نعمت بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے۔ جب بڑوں سے نسبت ہو تو دل و دماغ اور سوچ بھی بڑی بنانی چاہیے۔

بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ

لَكُمْ	فَاِنَّ	مِصْرًا	اِهْبِطُوْا	خَیْرٌ	هُوَ	بِالَّذِیْ
تمہارے لئے	پس بیشک	مصر یا کوئی شہر	داخل ہو جاؤ، قیام کرو	بہتر	وہ	(اس کے) بدلے جو

گھٹیا چیزیں مانگتے ہو۔ (اچھا پھر) ملکِ مصر یا کسی شہر میں قیام کرو، وہاں تمہیں وہ سب کچھ ملے گا

مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَ ضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ ۗ وَ

وَ	الْمَسْكَنَةُ	وَ	الذِّلَّةُ (1)	عَلَیْهِمُ	ضُرِبَتْ	وَ	سَاَلْتُمْ	مَّا
اور	مسکینی، غربت، محتاجی	اور	ذلت، خواری	ان پر	مسلط کر دی گئی	اور	تم نے مانگا	جو

جو تم نے مانگا ہے اور ان پر ذلت اور غربت مسلط کر دی گئی اور

بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ

كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ	بِاَنَّهُمْ	ذٰلِكَ	اللّٰهِ	مِّنَ	بِغَضَبٍ	بَآءُوْ
انکار کرتے تھے	(اس) وجہ سے کہ وہ	یہ	اللہ	سے	غضب، قہر کے ساتھ	وہ لوٹے

وہ خدا کے غضب کے مستحق ہو گئے۔ یہ ذلت و غربت اس وجہ سے تھی کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ یَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا

بِمَا	ذٰلِكَ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	النَّبِیّٖنَ	یَقْتُلُوْنَ	وَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ
(اس) وجہ سے جو	یہ	حق کے بغیر	انبیاء (کو)	قتل کرتے تھے	اور	اللہ کی آیتوں کا

کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے تھے۔ (اور) یہ اس وجہ سے تھی کہ

عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ ع اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	اِنَّ	كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ﴿۶۱﴾	وَّ	عَصَوْا
ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	حد سے بڑھتے تھے، سرکشی کرتے تھے	اور	انہوں نے نافرمانی کی

انہوں نے نافرمانی کی اور وہ مسلسل سرکشی کر رہے تھے ○ بیشک ایمان والوں

بنی اسرائیل پر ذلت کا مسلط کیا جانا اور اس کے اسباب

بارگاہِ الٰہی میں اجر و ثواب کا مستحق اور کون ہے؟

(1) [illegible]

وَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا وَ النَّصٰرٰی وَ الصّٰبِـِٕیۡنَ مَنۡ اٰمَنَ

اٰمَنَ	مَنۡ	الصّٰبِـِٕیۡنَ	وَ	النَّصٰرٰی	وَ	هَادُوۡا	الَّذِیۡنَ	وَ
ایمان لائے	جو	ستارہ پرست	اور	عیسائی	اور	یہودی ہوئے	وہ لوگ جو	اور

نیز یہودیوں اور عیسائیوں اور ستاروں کی پوجا کرنے والوں میں سے جو بھی

بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمۡ

فَلَهُمۡ	صَالِحًا	عَمِلَ	وَ	الۡاٰخِرِ	الۡیَوۡمِ	وَ	بِاللّٰهِ
تو ان کے لئے	نیک، اچھے	عمل کرے	اور	آخرت	دن، روز	اور	اللہ پر

سچے دل سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں تو

اَجۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ۚ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ

هُمۡ	لَا	وَ	عَلَیۡهِمۡ	خَوۡفٌ	لَا	وَ	عِنۡدَ رَبِّهِمۡ	اَجۡرُهُمۡ
وہ	نہ	اور	ان پر	خوف	نہیں	اور	ان کے رب کے پاس	ان کا اجر، ثواب

ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ

یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾ وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِیۡثَاقَكُمۡ وَ رَفَعۡنَا فَوۡقَكُمُ

فَوۡقَكُمُ	رَفَعۡنَا	وَ	مِیۡثَاقَكُمۡ	اَخَذۡنَا	اِذۡ	وَ	یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۶۲﴾
تمہارے اوپر	ہم نے بلند کیا	اور	تمہارا عہد	ہم نے لیا	جب	اور	غمگین ہوں گے

غمگین ہوں گے ○ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے سروں پر طور پہاڑ کو معلّق کر دیا

الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَاۤ اٰتَیۡنٰكُمۡ بِقُوَّةٍ وَّ اذۡكُرُوۡا مَا

مَا	اذۡكُرُوۡا	وَّ	بِقُوَّةٍ [1]	اٰتَیۡنٰكُمۡ	مَاۤ	خُذُوۡا	الطُّوۡرَ
جو	یاد کرو	اور	مضبوطی سے	ہم نے دیا تمہیں	جو	پکڑلو، تھام لو	طور (پہاڑ)

(اور کہا کہ) مضبوطی سے تھامو اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور جو کچھ

تورات کے احکام قبول نہ کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل پر سختی اور ان کا طرزِ عمل

[1]......اس میں صورۃً عہد پورا کرنے پر مجبور کرنا پایا جارہا ہے، اس حوالے سے یاد رہے کہ دین قبول کرنے پر جبر نہیں کیا جاسکتا البتہ دین قبول کرنے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کسی کو اپنے ملک میں آنے پر حکومت مجبور نہیں کرتی لیکن جب کوئی ملک میں آجائے تو حکومت اسے قانون پر عمل کرنے پر ضرور مجبور کرے گی۔

فِيۡهِ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾ ثُمَّ تَوَلَّيۡتُمۡ مِّنۡۢ

فِيۡهِ	لَعَلَّكُمۡ	تَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾	ثُمَّ	تَوَلَّيۡتُمۡ	مِّنۡ
اس میں (ہے)	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ	پھر	تم نے منہ پھیر لیا، روگردانی کی	سے

اس میں بیان کیا گیا ہے اسے یاد کرو اس امید پر کہ تم پرہیزگار بن جاؤ ○ اس کے بعد پھر تم نے روگردانی

بَعۡدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَكُنۡتُمۡ

بَعۡدِ ذٰلِكَ	فَلَوۡلَا	فَضۡلُ اللّٰهِ	عَلَيۡكُمۡ	وَ	رَحۡمَتُهٗ	لَكُنۡتُمۡ
اس کے بعد	تو اگر نہ (ہوتا)	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت	ضرور تم ہو جاتے

اختیار کی تو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم

مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا

مِنَ	الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿٦٤﴾	وَ	لَقَدۡ	عَلِمۡتُمُ	الَّذِيۡنَ	اعۡتَدَوۡا
سے	خسارہ، نقصان اٹھانے والوں	اور	یقیناً	تمہیں معلوم ہیں	وہ جنہوں (نے)	سرکشی کی

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے ○ اور یقیناً تمہیں معلوم ہیں وہ لوگ جنہوں نے

مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـئِيۡنَ ﴿٦٥﴾ ۚ

مِنۡكُمۡ	فِى السَّبۡتِ	فَقُلۡنَا	لَهُمۡ	كُوۡنُوۡا	قِرَدَةً	خٰسِـئِيۡنَ ﴿٦٥﴾
تم میں سے	ہفتے کے دن میں	تو ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ، بن جاؤ	بندر	دھتکارے ہوئے

تم میں سے ہفتہ کے دن میں سرکشی کی۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ ○

فَجَعَلۡنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهَا وَمَا خَلۡفَهَا

فَجَعَلۡنٰهَا	نَكَالًا[1]	لِّمَا	بَيۡنَ يَدَيۡهَا	وَ	مَا	خَلۡفَهَا
تو ہم نے بنا دیا اس (واقعہ) کو	عبرت	(اس) کے لئے جو	اس کے آگے	اور	جو	اس کے پیچھے

تو ہم نے یہ واقعہ اس وقت کے لوگوں اور ان کے بعد والوں کے لیے عبرت

[1] ......اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں عذاب کے واقعات ہماری عبرت و نصیحت کے لئے بیان کئے گئے ہیں لہٰذا قرآن پاک کے حقوق میں سے ہے کہ اس طرح کے واقعات و آیات پڑھ کر اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کی جائے۔

یعنی اس عمل کا ممانعت کے باوجود ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑنا اور اس پر انہیں نشانِ عبرت بنا دیا جانا

ایک مقتول کے معاملے میں بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم اور ان کی بے جا بحث

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ

اِنَّ	لِقَوْمِهٖٓ	مُوْسٰى	قَالَ	اِذْ	وَ	لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٦٦﴾	مَوْعِظَةً	وَ
بیشک	اپنی قوم سے	موسیٰ (نے)	کہا	جب	اور	پرہیزگاروں کے لئے	نصیحت	اور

اور پرہیز گاروں کے لئے نصیحت بنادیا○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: بیشک

اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا

تَتَّخِذُنَا	اَ	قَالُوْٓا	بَقَرَةً	اَنْ تَذْبَحُوْا	يَاْمُرُكُمْ	اللّٰهَ
آپ ہمیں بناتے ہیں	کیا	انہوں نے کہا	گائے	کہ ذبح کرو	حکم دیتا ہے تمہیں	اللہ

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارے ساتھ

هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا

قَالُوا	مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿٦٧﴾ [1]	اَنْ اَكُوْنَ	بِاللّٰهِ	اَعُوْذُ	قَالَ	هُزُوًا
انہوں نے کہا	جاہلوں سے	کہ ہو جاؤں	اللہ کی	میں پناہ مانگتا ہوں	فرمایا	مذاق

مذاق کرتے ہیں؟ موسیٰ نے فرمایا، "میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں○ انہوں نے کہا

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ؕ

هِيَ	مَا	لَّنَا	يُبَيِّنْ	رَبَّكَ	لَنَا	ادْعُ
وہ (گائے)	کیا، کیسی (ہے)	ہمارے لئے	وہ بیان کردے	اپنے رب (سے)	ہمارے لئے	دعا کریں

کہ آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے کہ وہ گائے کیسی ہے؟

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ

بِكْرٌ	لَا	وَّ	فَارِضٌ	لَّا	بَقَرَةٌ	اِنَّهَا	يَقُوْلُ	اِنَّهٗ	قَالَ
کم عمر	نہ	اور	بوڑھی	نہ	گائے	کہ وہ	فرماتا ہے	بیشک وہ	فرمایا

فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہے جو نہ تو بوڑھی ہے اور نہ بالکل کم عمر

[1] ...... بغیر ضرورت دل لگی اور کسی کا مذاق اڑانا جاہلوں کا کام ہے، ہاں جائز مزاح کرنا سنت ہے۔

عَوَانٌۢ بَیْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝۶۸ قَالُوا ادْعُ

عَوَانٌ	بَیْنَ ذٰلِكَ	فَافْعَلُوْا	مَا	تُؤْمَرُوْنَ ۝۶۸ (1)	قَالُوا	ادْعُ
درمیانی عمر	ان کے درمیان	تو تم کرو	جو	تمہیں حکم دیا جارہا ہے	انہوں نے کہا	دعا کریں

بلکہ ان دونوں کے درمیان درمیان ہو۔ تو وہ کرو جس کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے ○ انہوں نے کہا: آپ

لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ

لَنَا	رَبَّكَ	یُبَیِّنْ	لَّنَا	مَا	لَوْنُهَا	قَالَ
ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے	ہمارے لئے	کیا (ہے)	اس کا رنگ	فرمایا

اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے، اس گائے کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا

اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

اِنَّهٗ	یَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَآءُ	فَاقِعٌ	لَّوْنُهَا	تَسُرُّ
کہ وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	پیلی	شوخ، گہرا	اس کا رنگ	خوشی، سرور دیتی ہے

کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ پیلے رنگ کی گائے ہے جس کا رنگ بہت گہرا ہے۔ وہ گائے دیکھنے والوں کو خوشی دیتی ہے ○

النّٰظِرِیْنَ ۝۶۹ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ

النّٰظِرِیْنَ ۝۶۹	قَالُوا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	یُبَیِّنْ
دیکھنے والوں (کو)	انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے

انہوں نے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے واضح طور پر بیان کردے

لَّنَا مَا هِیَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا ؕ وَ

لَّنَا	مَا	هِیَ	اِنَّ	الْبَقَرَ	تَشٰبَهَ	عَلَیْنَا	وَ
ہمارے لئے	کیا، کیسی (ہے)	وہ (گائے)	بیشک	گائے	مشتبہ ہوگئی، واضح نہ رہی	ہم پر	اور

کہ وہ گائے کیسی ہے؟ کیونکہ بیشک گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے اور

(1)...... نبی کے فرمان پر بغیر ہچکچاہٹ عمل کرنا چاہیے اور عمل کرنے کی بجائے عقلی ڈھکوسلے بنانا بے ادبوں کا کام ہے۔

إِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا

إِنَّا	إِن شَاءَ اللَّهُ	لَمُهْتَدُونَ ﴿٧٠﴾	قَالَ	إِنَّهُ	يَقُولُ	إِنَّهَا
بیشک ہم	اگر اللہ چاہے	ضرور ہدایت پانے والے (ہوں گے)	کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ

اگر اللہ چاہے گا تو یقیناً ہم راہ پالیں گے ○ (موسیٰ نے) فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ

بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ج

بَقَرَةٌ	لَّا	ذَلُولٌ	تُثِيرُ	الْأَرْضَ	وَ	لَا تَسْقِي	الْحَرْثَ
گائے	نہ	ہل میں جوتی گئی (کہ)	پھاڑے (ہل چلائے)	زمین	اور	نہ پانی دیتی ہے	کھیتی (کو)

ایک ایسی گائے ہے جس سے یہ خدمت نہیں لی جاتی کہ وہ زمین میں ہل چلائے اور نہ وہ کھیتی کو پانی دیتی ہے۔

مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ط قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ط

مُسَلَّمَةٌ	لَّا	شِيَةَ	فِيهَا [1]	قَالُوا	الْآنَ	جِئْتَ	بِالْحَقِّ
سلامت، بے عیب	نہیں	داغ	اس میں	انہوں نے کہا	اب	آپ آئے	حق کے ساتھ

بالکل بے عیب ہے، اس میں کوئی داغ نہیں۔ (یہ سن کر) انہوں نے کہا: اب آپ بالکل صحیح بات لائے ہیں۔

فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾ ع وَإِذْ قَتَلْتُمْ

فَذَبَحُوهَا	وَ	مَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ﴿٧١﴾	وَ	إِذْ	قَتَلْتُمْ
تو انہوں نے ذبح کیا اسے	اور	وہ لگتے نہ تھے کہ (ذبح) کرتے	اور	جب	تم نے قتل کی

پھر انہوں نے اس گائے کو ذبح کیا حالانکہ وہ ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ○ اور یاد کرو جب تم نے ایک شخص کو

نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ط وَاللَّهُ

نَفْسًا	فَادَّارَأْتُمْ	فِيهَا	وَ	اللَّهُ
ایک جان، شخص	پھر تم باہم جھگڑنے لگے، ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے	اس میں	اور (حالانکہ)	اللہ

قتل کردیا پھر اس کا الزام کسی دوسرے پر ڈالنے لگے حالانکہ اللہ

[1]...... اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکامات سے متعلق بے جا بحث مشقت کا سبب ہے۔

ربع

مُخۡرِجٌ مَّا كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ۚ﴿۷۲﴾ فَقُلۡنَا اضۡرِبُوۡهُ

مُخۡرِجٌ	مَّا	كُنۡتُمۡ تَكۡتُمُوۡنَ ﴿۷۲﴾	فَقُلۡنَا	اضۡرِبُوۡهُ
ظاہر کرنے والا (ہے)	جو	تم چھپا رہے تھے	تو ہم نے کہا	مارو اسے

ظاہر کرنے والا تھا اس کو جسے تم چھپا رہے تھے ۝ تو ہم نے فرمایا (کہ) اس مقتول کو

بِبَعۡضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحۡيِ اللّٰهُ الۡمَوۡتٰى ۙ وَ

بِبَعۡضِهَا	كَذٰلِكَ	يُحۡيِ	اللّٰهُ	الۡمَوۡتٰى	وَ
اس (گائے) کے ایک ٹکڑے کے ساتھ	اسی طرح	زندہ کرے گا	اللہ	مردے	اور

اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔ اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ اور

يُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ

يُرِيۡكُمۡ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمۡ	تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۷۳﴾	ثُمَّ	قَسَتۡ	قُلُوۡبُكُمۡ [1]
دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	تاکہ تم	سمجھ جاؤ	پھر	سخت ہو گئے	تمہارے دل

وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ ۝ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے

مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ فَهِىَ كَالۡحِجَارَةِ اَوۡ اَشَدُّ قَسۡوَةً ؕ وَاِنَّ

مِّنۡۢ	بَعۡدِ ذٰلِكَ	فَهِىَ	كَالۡحِجَارَةِ	اَوۡ	اَشَدُّ قَسۡوَةً	وَ	اِنَّ
سے	اس کے بعد	تو وہ	پتھروں کی طرح	یا	(ان سے) زیادہ سخت	اور	بیشک

تو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں اور

مِنَ الۡحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنۡهُ الۡاَنۡهٰرُ ؕ وَاِنَّ مِنۡهَا

مِنَ الۡحِجَارَةِ	لَمَا	يَتَفَجَّرُ	مِنۡهُ	الۡاَنۡهٰرُ	وَ	اِنَّ	مِنۡهَا
پتھروں سے	ضرور (وہ ہے) جو	بہتی ہیں	اس سے	نہریں، ندیاں	اور	بیشک	ان سے (کچھ)

پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ

مردوں کو زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

یہودیوں کی سخت دلی کا حال

[1] ....اس سے معلوم ہوا کہ دلوں کی سختی بری چیز ہے

لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا

لَمَا	يَشَّقَّقُ	فَيَخْرُجُ	مِنْهُ	الْمَآءُ	وَ	اِنَّ	مِنْهَا	لَمَا
ضرور (وہ ہے) جو	پھٹ جاتا ہے	تو نکلتا ہے	اس سے	پانی	اور	بیشک	ان سے	ضرور جو

جب پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

يَهْبِطُ	مِنْ	خَشْيَةِ اللّٰهِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا
گر پڑتے ہیں	سے	اللہ کے ڈر، خوف	اور	نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو

اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے ہر گز

تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾	اَفَتَطْمَعُوْنَ	اَنْ يُّؤْمِنُوْا	لَكُمْ	وَ
تم کرتے ہو	کیا تو تم امید رکھتے ہو، طمع کرتے ہو	کہ وہ ایمان لے آئیں	تمہاری وجہ سے	اور (حالانکہ)

بے خبر نہیں ○ تو اے مسلمانو! کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ یہ تمہاری وجہ سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ

قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ

قَدْ	كَانَ	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	كَلٰمَ اللّٰهِ
تحقیق، بیشک	تھا	ایک گروہ	ان میں سے	وہ سنتے	اللہ کا کلام

ان میں ایک گروہ وہ تھا کہ وہ اللہ کا کلام سنتے تھے اور

ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ

ثُمَّ	يُحَرِّفُوْنَهٗ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	عَقَلُوْهُ (1)	وَ	هُمْ
پھر	بدل دیتے اسے	سے	بعد	جو	سمجھ لیتے اسے	اور	وہ

پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر بدل

یہودیوں کا حق چھپانے کا انداز

① ......اس سے معلوم ہوا کہ عالم کا بگڑنا عوام کے بگڑنے سے زیادہ تباہ کن ہے کیونکہ عوام علماء کو اپنا ہادی اور رہنما سمجھتے ہیں، وہ علماء کے اقوال پر عمل کرتے اور ان کے افعال کو دلیل بناتے ہیں اور جب علماء ہی کے عقائد و اعمال میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو عوام راہِ ہدایت پر کس طرح چل سکتی ہے۔

یہودیوں کی منافقت

يَعْلَمُوْنَ ۝۷۵ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ

يَعْلَمُوْنَ ۝۷۵	وَ	اِذَا	لَقُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا
جانتے ہیں	اور	جب	ملتے ہیں	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

دیتے تھے ○ اور جب یہ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاچکے ہیں

وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَ

وَ	اِذَا	خَلَا	بَعْضُهُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	قَالُوْٓا	اَ
اور	جب	اکیلے ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	کہتے ہیں	کیا

اور جب آپس میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں: کیا

تُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ

تُحَدِّثُوْنَهُمْ	بِمَا	فَتَحَ	اللّٰهُ	عَلَيْكُمْ
تم بیان کرتے ہو انہیں، خبر دیتے ہو انہیں	(اس کے) ساتھ جو	کھولا	اللہ (نے)	تمہارے اوپر

ان کے سامنے وہ علم بیان کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے اوپر کھولا ہے؟

لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۷۶

لِيُحَآجُّوْكُمْ	بِهٖ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۷۶ [1]
تاکہ وہ حجت قائم کریں تم پر	اس کے ذریعے	تمہارے رب کے پاس	کیا تو تمہیں عقل نہیں

تاکہ اس کے ذریعے یہ تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہارے اوپر حجت قائم کریں۔ کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○

یہودیوں کو تنبیہ کہ اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سب جانتا ہے

اَوَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ۝۷۷

اَوَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ ۝۷۷
کیا اور	وہ نہیں جانتے	کہ	اللہ	جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں

کیا یہ اتنی بات نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ○

[1] ....اس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کو چھپانا اور ان کے کمالات کا انکار کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے۔

یہودیوں کے ایک ان پڑھ گروہ کا حال

وَ مِنْهُمْ اُمِّیُّوْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِیَّ وَ

وَ	مِنْهُمْ	اُمِّیُّوْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ	الْكِتٰبَ	اِلَّاۤ	اَمَانِیَّ	وَ
اور	ان میں سے	ان پڑھ (ہیں)	نہیں جانتے	کتاب	مگر	من گھڑت تمنائیں	اور

اور ان میں کچھ اَن پڑھ ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا یا کچھ اپنی من گھڑت اور

یہودی علماء کی تحریفات اور ان پر وعید

اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ

اِنْ	هُمْ	اِلَّا	یَظُنُّوْنَ ﴿۷۸﴾	فَوَیْلٌ	لِّلَّذِیْنَ	یَكْتُبُوْنَ	الْكِتٰبَ
نہیں	وہ	مگر	گمان کرتے	تو ہلاکت، بربادی	ان لوگوں کے لئے جو	لکھتے ہیں	کتاب

یہ صرف خیال و گمان میں پڑے ہوئے ہیں ○ تو بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب

بِاَیْدِیْهِمْ ۗ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا

بِاَیْدِیْهِمْ	ثُمَّ	یَقُوْلُوْنَ	هٰذَا	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	لِیَشْتَرُوْا
اپنے ہاتھوں سے	پھر	کہتے ہیں	یہ	اللہ کے پاس سے (ہے)	تاکہ خریدیں، حاصل کریں

لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں: یہ خدا کی طرف سے ہے کہ اس کے بدلے میں

بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ

بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِیْلًا	فَوَیْلٌ	لَّهُمْ	مِّمَّا	كَتَبَتْ
اس کے بدلے	قیمت	تھوڑی	تو ہلاکت	ان کے لئے	(اس) سے جو	لکھا

تھوڑی سی قیمت حاصل کرلیں تو ان لوگوں کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے کی وجہ سے

عذابِ جہنم سے متعلق یہودیوں کا من گھڑت نظریہ

اَیْدِیْهِمْ وَ وَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ

اَیْدِیْهِمْ	وَ	وَیْلٌ	لَّهُمْ	مِّمَّا	یَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾	وَ
ان کے ہاتھوں (نے)	اور	ہلاکت، بربادی	ان کے لئے	(اس کی وجہ) سے جو	وہ کماتے ہیں	اور

ہلاکت ہے اور ان کے لئے ان کی کمائی کی وجہ سے تباہی و بربادی ہے ○ اور

النصف

قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةًؕ قُلْ

قُلْ	مَّعْدُوْدَةً	اَیَّامًا	اِلَّاۤ	النَّارُ	لَنْ تَمَسَّنَا	قَالُوْا
تم کہو	گنے ہوئے	دن	مگر	آگ	ہمیں ہر گز نہ چھوئے گی	انہوں نے کہا

بولے: ہمیں تو آگ ہر گز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ اے حبیب! تم فرمادو:

اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ

عَهْدَهٗۤ	اللّٰهُ	فَلَنْ یُّخْلِفَ	عَهْدًا	عِنْدَ اللّٰهِ	اَتَّخَذْتُمْ
اپنا عہد، وعدہ	اللہ	تو ہر گز خلاف نہ کرے گا	کوئی عہد، وعدہ	اللہ سے	کیا تم نے لیا ہوا ہے

کیا تم نے خدا سے کوئی وعدہ لیا ہوا ہے؟ (اگر ایسا ہے، پھر) تو اللہ ہر گز وعدہ خلافی نہیں کرے گا

اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ

كَسَبَ	مَنْ	بَلٰى	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾	مَا	عَلَى اللّٰهِ	تَقُوْلُوْنَ	اَمْ
کمائی	جس نے	کیوں نہیں	تم نہیں جانتے	وہ جو	اللہ پر	تم کہتے ہو	یا، بلکہ

بلکہ تم اللہ پر وہ بات کہہ رہے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ○ کیوں نہیں، جس نے گناہ کمایا

جزا و سزا کا خدائی قانون

سَیِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا

فِیْهَا	هُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ	فَاُولٰٓىٕكَ	خَطِیْٓـَٔتُهٗ	بِهٖ	اَحَاطَتْ[2]	وَّ	سَیِّئَةً[1]
اس میں	وہ	آگ والے	تو یہ لوگ	اس کی خطائیں	اسے	گھیر لیں	اور	برائی، گناہ

اور اس کی خطا نے اس کا گھیراؤ کر لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں، وہ

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىٕكَ

اُولٰٓىٕكَ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	وَ	خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾
یہ لوگ	نیک، اچھے	عمل کیے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اور	ہمیشہ رہنے والے

ہمیشہ اس میں رہیں گے ○ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ

[1] اس آیت میں گناہ سے مراد کفر و شرک ہے۔

[2] احاطہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کی موت آئے۔

ع ۹

اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾ ع وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ

اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ	هُمۡ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾	وَ	اِذۡ	اَخَذۡنَا	مِيۡثَاقَ
جنت والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	جب	ہم نے لیا	عہد، وعدہ

جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔ اور یاد کرو جب ہم نے

بنی اسرائیل کو عہد و پیمان میں دیئے گئے احکام

بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ ۗ وَبِالۡوَالِدَيۡنِ

بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ	لَا تَعۡبُدُوۡنَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	بِالۡوَالِدَيۡنِ
بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب (سے)	تم عبادت نہیں کرو گے	مگر	اللہ (کی)	اور	والدین کے ساتھ

بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

اِحۡسَانًا وَّذِی الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ

اِحۡسَانًا	وَّ	ذِی الۡقُرۡبٰى	وَ	الۡيَتٰمٰى	وَ	الۡمَسٰكِيۡنِ
احسان، اچھا سلوک (کرنا)	اور	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور	یتیموں	اور	مسکینوں (سے)

بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ (اچھا سلوک کرو)

بنی اسرائیل کی ان احکام کی خلاف ورزی کی تفصیل

وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ

وَ	قُوۡلُوۡا	لِلنَّاسِ	حُسۡنًا [1]	وَّ	اَقِيۡمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	ثُمَّ
اور	کہو	لوگوں سے	اچھی بات	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	پھر

اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو (لیکن) پھر تم میں سے

تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡكُمۡ وَاَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَاِذۡ

تَوَلَّيۡتُمۡ	اِلَّا	قَلِيۡلًا	مِّنۡكُمۡ	وَ	اَنۡتُمۡ	مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾ [2]	وَ	اِذۡ
تم نے منہ پھیر لیا	مگر	تھوڑے	تم میں سے	اور	تم	منہ موڑنے والے (ہو)	اور	جب

چند آدمیوں کے علاوہ سب پھر گئے اور تم (ویسے ہی اللہ کے احکام سے) منہ موڑنے والے ہو۔ اور یاد کرو جب

1 ...... اچھی بات سے مراد نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔ نیکی کی دعوت میں ایمان کی دعوت ہے اور دیگر احکام کی تعلیم، نصیحت کرنا وغیرہ۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کا حکم تھا اور یہ ہر دور میں ہے۔

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ

مِّنْ	اَنْفُسَكُمْ	لَا تُخْرِجُوْنَ	وَ	دِمَآءَكُمْ	لَا تَسْفِكُوْنَ	مِيْثَاقَكُمْ	اَخَذْنَا
سے	اپنے لوگ	نہ نکالوگے	اور	اپنے خون	تم نہ بہاؤ گے	تمہارا عہد	ہم نے لیا

ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کسی کا خون نہ بہانا اور اپنے لوگوں کو

دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ

اَنْتُمْ	ثُمَّ	تَشْهَدُوْنَ ﴿۸۴﴾	اَنْتُمْ	وَ	اَقْرَرْتُمْ	ثُمَّ	دِيَارِكُمْ
تم	پھر	گواہی دیتے ہو	تم	اور	تم نے اقرار کرلیا	پھر	اپنے گھروں، بستیوں (سے)

اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اقرار بھی کرلیا اور تم (خود اس کے) گواہ ہو ○ پھر یہ تم

هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ

مِّنْ	مِّنْكُمْ	فَرِيْقًا	تُخْرِجُوْنَ	وَ	اَنْفُسَكُمْ	تَقْتُلُوْنَ	هٰۤؤُلَآءِ
سے	اپنے میں سے	ایک گروہ (کو)	نکالتے ہو	اور	اپنے لوگ	قتل کرتے ہو	وہ لوگ ہو جو

ہی ہو جو اپنے لوگوں کو قتل (بھی) کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو

دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ؕ وَ

وَ	الْعُدْوَانِ	وَ	بِالْاِثْمِ	عَلَيْهِمْ	تَظٰهَرُوْنَ	دِيَارِهِمْ
اور	زیادتی	اور	گناہ میں	ان پر (ان کے خلاف)	تم مدد کرتے ہو	ان کے گھروں، بستیوں

ان کے وطن سے (بھی) نکالنے لگے، تم ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مدد (بھی) کرتے ہو اور

اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَ هُوَ

هُوَ	وَ	تُفٰدُوْهُمْ	اُسٰرٰى	اِنْ يَّاْتُوْكُمْ
وہ (نکالنا)	اور (حالانکہ)	تم فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو انہیں	قیدی (ہوکر)	اگر وہ آئیں تمہارے پاس

اگر وہی قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو تم معاوضہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو حالانکہ

مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ

مُحَرَّمٌ	عَلَيْكُمْ	اِخْرَاجُهُمْ	اَفَتُؤْمِنُوْنَ	بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	وَ
حرام کیا گیا	تمہارے اوپر	انہیں نکالنا	کیا تو تم ایمان لاتے ہو	کتاب کے کچھ حصے پر	اور

تمہارے اوپر تو ان کا نکالنا ہی حرام ہے۔ تو کیا تم اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو اور

تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ

تَكْفُرُوْنَ	بِبَعْضٍ [1]	فَمَا	جَزَآءُ	مَنْ	يَّفْعَلُ	ذٰلِكَ	مِنْكُمْ	اِلَّا	خِزْيٌ [2]
انکار کرتے ہو	کچھ حصے کا	تو کیا	جزاء	جو	کرے	یہ	تم میں سے	مگر	رسوائی

بعض سے انکار کرتے ہو؟ تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ دنیوی زندگی میں

فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا

فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يُرَدُّوْنَ	اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ	وَ	مَا
دنیا کی زندگی میں	اور	روزِ قیامت	لوٹائے جائیں گے	شدید ترین عذاب کی طرف	اور	نہیں

ذلت و رسوائی کے سوا اور کیا ہے اور قیامت کے دن انہیں شدید ترین عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا اور

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا
اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	یہ لوگ	جنہوں نے	خرید لی، لے لی

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؗ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	بِالْاٰخِرَةِ	فَلَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَا
دنیا کی زندگی	آخرت کے بدلے	تو نہیں ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ

آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی تو ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ

هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا

هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	قَفَّيْنَا
وہ	مدد کئے جائیں گے	اور	بیشک	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	ہم نے پیچھے بھیجے

ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد

مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ۫ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ

مِنْۢ	بَعْدِهٖ	بِالرُّسُلِ	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ	وَ
سے	اس کے بعد	رسول	اور	ہم نے دیں	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کو)	روشن نشانیاں	اور

پے درپے رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور

اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ

اَيَّدْنٰهُ (1)	بِرُوْحِ الْقُدُسِ	اَ	فَكُلَّمَا	جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌۢ
ہم نے مدد کی اس کی	پاک روح کے ذریعے	کیا	تو جب کبھی	آیا تمہارے پاس	کوئی رسول

پاک روح کے ذریعے ان کی مدد کی تو (اے بنی اسرائیل!) کیا (تمہارا یہ معمول نہیں ہے؟ کہ) جب کبھی تمہارے پاس

بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا

بِمَا	لَا تَهْوٰٓى	اَنْفُسُكُمُ	اسْتَكْبَرْتُمْ	فَفَرِيْقًا
(اس کے) ساتھ جو	نہیں پسند کرتے	تمہارے نفس، دل	(تو) تم تکبر کرتے	پھر ایک گروہ (کو)

کوئی رسول ایسے احکام لے کر تشریف لایا جنہیں تمہارے دل پسند نہیں کرتے تھے تو تم تکبر کرتے تھے پھر

كَذَّبْتُمْ ۫ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا

كَذَّبْتُمْ	وَ	فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	قَالُوْا	قُلُوْبُنَا
تم نے جھٹلایا	اور	ایک گروہ (کو)	قتل کرتے ہو	اور	(یہودیوں نے) کہا	ہمارے دل

ان (انبیاء میں سے) ایک گروہ کو تم جھٹلاتے تھے اور ایک گروہ کو شہید کردیتے تھے ○ اور یہودیوں نے کہا: ہمارے

بنی اسرائیل میں انبیاء کا مسلسل تشریف لانا اور یہودیوں کا انہیں شہید کرنا

(1)......اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے فرمائی، معلوم ہوا اللہ کے پیارے مدد کرتے ہیں

غُلۡفٌ ؕ بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا

غُلۡفٌ	بَلۡ	لَّعَنَهُمُ	اللّٰهُ	بِكُفۡرِهِمۡ	فَقَلِيۡلًا	مَّا
پردوں والے (ہیں)	بلکہ	لعنت کی ان پر	اللہ (نے)	ان کے کفر کے سبب	تو تھوڑے	وہ جو

دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کر دی ہے تو ان میں سے تھوڑے

يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٨٨﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ

يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿٨٨﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمۡ	كِتٰبٌ	مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ
ایمان لاتے ہیں	اور	جب	آئی ان کے پاس	کتاب	اللہ کے پاس سے	تصدیق کرنے والی

لوگ ہی ایمان لاتے ہیں ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی

لِّمَا مَعَهُمۡ ۙ وَكَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ يَسۡتَفۡتِحُوۡنَ عَلَى

لِّمَا	مَعَهُمۡ	وَ	كَانُوۡا	مِنۡ قَبۡلُ	يَسۡتَفۡتِحُوۡنَ	عَلَى
اس کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	اور	وہ تھے	(اس سے) سے پہلے	فتح طلب کرتے	پر

جو ان کے پاس (موجود) کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس سے پہلے یہ اسی نبی کے وسیلہ سے

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	فَلَمَّا	جَآءَهُمۡ	مَّا	عَرَفُوۡا	كَفَرُوۡا
ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	تو جب	آیا ان کے پاس	وہ جسے	پہچانتے تھے	(تو) کفر کیا

کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے تو جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اس کے منکر

بِهٖ ۫ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٨٩﴾ بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا

بِهٖ	فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ	عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿٨٩﴾	بِئۡسَمَا	اشۡتَرَوۡا
اس کے ساتھ	پس اللہ کی لعنت	کافروں پر	کتنا برا ہے وہ جو	انہوں نے بیچ دیں

ہو گئے تو اللہ کی لعنت ہو انکار کرنے والوں پر ○ انہوں نے اپنی جانوں کا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے اور بعد میں یہودیوں کا حال

یہودیوں کا حسد کی وجہ سے اسلام قبول نہ کرنا

بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ

بِهٖۤ	اَنۡفُسَهُمۡ	اَنۡ	يَّكۡفُرُوۡا	بِمَاۤ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ[1]
اس کے بدلے	اپنی جانیں	کہ	انکار کرتے ہیں	(اس) کا جو	نازل کیا	اللہ (نے)

کتنا برا سودا کیا کہ اللہ نے جو نازل فرمایا ہے اس کا انکار کر رہے ہیں

بَغۡيًا اَنۡ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ عَلٰى مَنۡ

بَغۡيًا[2]	اَنۡ	يُّنَزِّلَ	اللّٰهُ	مِنۡ فَضۡلِهٖ	عَلٰى مَنۡ
(کافروں کا انکار) حسد (کی وجہ سے)	کہ	نازل کرتا ہے	اللہ	اپنے فضل سے	جس پر

اس حسد کی وجہ سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس

يَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوۡ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَ

يَّشَآءُ	مِنۡ عِبَادِهٖ	فَبَآءُوۡ	بِغَضَبٍ	عَلٰى غَضَبٍ	وَ
وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	پس وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	غضب پر	اور

بندے پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تو یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہوگئے اور

لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۹۰﴾ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا

لِلۡكٰفِرِيۡنَ	عَذَابٌ	مُّهِيۡنٌ ﴿۹۰﴾	وَ	اِذَا	قِيۡلَ	لَهُمۡ	اٰمِنُوۡا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	ذلیل کردینے والا	اور	جب	کہا گیا	ان سے	ایمان لاؤ

کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس پر ایمان لاؤ

یہودیوں کا تورات پر ایمان کا دعویٰ بھی جھوٹا ہے

بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا نُؤۡمِنُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ

بِمَاۤ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوۡا	نُؤۡمِنُ	بِمَاۤ	اُنۡزِلَ
(اس) پر جو	نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا

جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا

[1] ......اس سے ہر آدمی نصیحت حاصل کرے کہ ایمان کی جگہ کفر، نیکیوں کی جگہ گناہ، اطاعت کی جگہ نافرمانی، رضائے الٰہی کی جگہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا سودا بہت خسارے کا سودا ہے۔

[2] ......اس سے معلوم ہوا کہ منصب و مرتبے کی طلب انسان کے دل میں حسد پیدا ہونے کا ایک سبب ہے اور یہ بھی معلوم کہ حسد ایسا خبیث مرض ہے جو انسان کو کفر تک بھی لے جاسکتا ہے۔

عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ

عَلَيْنَا	وَ	يَكْفُرُوْنَ	بِمَا	وَرَآءَهٗ	وَ	هُوَ
ہمارے اوپر	اور	وہ انکار کرتے ہیں	(اس) کا جو	اس (تورات) کے علاوہ (ہے)	اور (حالانکہ)	وہ (قرآن)

اور وہ تورات کے علاوہ دیگر کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ (قرآن)

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَهُمْ	قُلْ	فَلِمَ	تَقْتُلُوْنَ (1)
حق	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	تم کہو	تو کیوں	تم قتل کرتے (تھے)

بھی حق ہے ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اے محبوب! تم فرمادو کہ (اے یہودیو!)

اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ

اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ	مِنْ قَبْلُ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَكُمْ
اللہ کے انبیاء	(اس) سے پہلے	اگر	تم تھے	ایمان والے	اور	بیشک	آئے تمہارے پاس

اگر تم ایمان والے تھے تو پھر پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں شہید کرتے تھے؟ ○ اور بیشک تمہارے پاس

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی کا ذکر کر کے یہودیوں کے خلاف حجت قائم کرنا

مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ

مُّوْسٰى	بِالْبَيِّنٰتِ	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ	مِنْ	بَعْدِهٖ
موسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ	پھر	تم نے اختیار کرلیا	بچھڑا (بطور معبود)	سے	اس کے بعد

موسیٰ روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنالیا

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

وَ	اَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ
اور	تم	ظلم کرنے والے (تھے)	اور	جب	ہم نے لیا	تمہارا عہد	اور	بلند کیا	تمہارے اوپر

اور تم ظالم تھے ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور کوہِ طور کو تمہارے سروں پر بلند کردیا

(1)..... حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کے بنی اسرائیل نے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو شہید نہ کیا تھا مگر چونکہ وہ قاتلوں کی اس حرکت سے راضی تھے اور ان کو اپنا بڑا مانتے تھے اور انہیں عظمت سے یاد کرتے تھے اس لئے انہیں بھی قاتلوں میں شامل کیا گیا۔

الطُّوۡرَ ؕ خُذُوۡا مَاۤ اٰتَیۡنٰکُمۡ بِقُوَّۃٍ وَّ اسۡمَعُوۡا ؕ قَالُوۡا

الطُّوۡرَ	خُذُوۡا	مَاۤ	اٰتَیۡنٰکُمۡ	بِقُوَّۃٍ (1)	وَّ	اسۡمَعُوۡا	قَالُوۡا
طور (پہاڑ)	پکڑلو، تھام لو	جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی سے	اور	سنو	انہوں نے کہا

(اور فرمایا) مضبوطی سے تھام لو اس کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور سنو۔ انہوں نے کہا:

سَمِعۡنَا وَ عَصَیۡنَا ٭ وَ اُشۡرِبُوۡا فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ الۡعِجۡلَ

سَمِعۡنَا	وَ	عَصَیۡنَا	وَ	اُشۡرِبُوۡا	فِیۡ قُلُوۡبِہِمُ	الۡعِجۡلَ
ہم نے سنا	اور	نافرمانی کی، نہ مانا	اور	پلادی گئی	ان کے دلوں میں	بچھڑا (کی محبت)

ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں تو بچھڑا رچا ہوا تھا۔

بِکُفۡرِہِمۡ ؕ قُلۡ بِئۡسَمَا یَاۡمُرُکُمۡ بِہٖۤ اِیۡمَانُکُمۡ

بِکُفۡرِہِمۡ	قُلۡ	بِئۡسَمَا	یَاۡمُرُکُمۡ	بِہٖۤ	اِیۡمَانُکُمۡ
ان کے کفر کے سبب	تم کہو	کتنا برا ہے جو	حکم دیتا ہے تمہیں	اس کے ساتھ	تمہارا ایمان

اے محبوب! تم فرمادو: اگر تم ایمان والے ہو تو تمہارا ایمان تمہیں

اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۹۳﴾ قُلۡ اِنۡ کَانَتۡ لَکُمُ الدَّارُ الۡاٰخِرَۃُ

اِنۡ	کُنۡتُمۡ	مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۹۳﴾	قُلۡ	اِنۡ	کَانَتۡ	لَکُمُ	الدَّارُ الۡاٰخِرَۃُ
اگر	تم ہو	ایمان والے	تم کہو	اگر	ہے	تمہارے لئے	آخرت کا گھر

کتنا برا حکم دیتا ہے ○ اے محبوب! تم فرمادو: اگر دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر آخرت کا گھر

عِنۡدَ اللّٰہِ خَالِصَۃً مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الۡمَوۡتَ اِنۡ

عِنۡدَ اللّٰہِ	خَالِصَۃً	مِّنۡ دُوۡنِ النَّاسِ	فَتَمَنَّوُا	الۡمَوۡتَ (2)	اِنۡ
اللہ کے پاس	خالص	لوگوں کے علاوہ سے (اور لوگوں کو چھوڑ کر)	تو تم تمنا کرو	موت (کی)	اگر

اللہ کے نزدیک خالص تمہارے ہی لئے ہے تو اگر تم سچے ہو تو

یہودیوں کے اس دعوے کا رد کہ جنت صرف ان کے لئے ہے

(1) ...اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تمام احکام کو مضبوطی سے تھاما جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔

(2) ...موت کی محبت اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًاۢ بِمَا

كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾	وَ	لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ	اَبَدًا	بِمَا
تم ہو	سچے	اور	وہ ہرگز تمنا نہیں کریں گے اس کی	کبھی	(ان اعمال کی) وجہ سے جو

موت کی تمنا تو کرو○ اور اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے یہ ہرگز کبھی

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ

قَدَّمَتْ	اَيْدِيْهِمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾	وَ	لَتَجِدَنَّهُمْ
آگے بھیجے	ان کے ہاتھوں (نے)	اور	اللہ	جانتا ہے	ظالموں کو	اور	ضرور تم پاؤ گے انہیں

موت کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے○ اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے

اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚۛ

اَحْرَصَ النَّاسِ	عَلٰى حَيٰوةٍ	وَ	مِنَ الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا [1]
لوگوں میں سب سے زیادہ حریص	زندگی پر	اور	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	شرک کیا

کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں میں سے

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا

يَوَدُّ	اَحَدُهُمْ	لَوْ	يُعَمَّرُ	اَلْفَ سَنَةٍ	وَ	مَا
تمنا کرتا ہے	ان کا ایک (گروہ)	اگر، کاش	اسے عمر دی جائے	ہزار سال	اور (حالانکہ)	نہیں

ایک (گروہ) تمنا کرتا ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی زندگی دیدی جائے حالانکہ

هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ؕ وَاللّٰهُ

هُوَ	بِمُزَحْزِحِهٖ	مِنَ الْعَذَابِ	اَنْ	يُّعَمَّرَ	وَ	اللّٰهُ
وہ (اتنی عمر ملنا)	دور کرنے والا اسے	عذاب سے	کہ	عمر دیا جائے	اور	اللہ

اتنی عمر کا دیا جانا بھی اسے عذاب سے دور نہ کر سکے گا اور اللہ

یہودیوں اور مشرکوں کی زندہ رہنے کی حرص و ہوس

معانقہ ۳

[1]...... کفار دنیاوی زندگی پر حریص ہوتے ہیں اور موت سے بہت بھاگتے ہیں جبکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اگر زندگی چاہتا ہے تو صرف اس لئے کہ زیادہ نیکیاں کرے، آخرت کا توشہ جمع کرے۔

ع

بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝۹۶ ؏ قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ

بَصِيْرٌۢ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ۝۹۶	قُلْ	مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّجِبْرِيْلَ
دیکھنے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ عمل کرتے ہیں	تم کہو	جو کوئی	ہو	دشمن	جبریل کا

ان کے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ○ اے محبوب! تم فرمادو: جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہو (تو ہو)

یہودیوں کی حضرت جبریل علیہ السلام سے دشمنی

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا

فَاِنَّهٗ	نَزَّلَهٗ	عَلٰى قَلْبِكَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	مُصَدِّقًا
تو بیشک وہ (قرآن)	اس نے اتارا اسے	تمہارے دل پر	اللہ کے حکم، اجازت سے	تصدیق کرنے والا

پس بیشک اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ اتارا ہے،

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۹۷

لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى	لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۹۷
(اس) کی جو	اس (قرآن) سے پہلے	اور	ہدایت	اور	بشارت، خوشخبری	ایمان والوں کے لئے

جو اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے ○

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ

مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّلّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	جِبْرِيْلَ	وَ
جو	ہو	دشمن	اللہ کا	اور	اس کے فرشتوں	اور	اس کے رسولوں	اور	جبریل	اور

جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور

اللہ عزوجل کے مقرب بندوں سے دشمنی اللہ عزوجل سے دشمنی ہے

مِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝۹۸ وَلَقَدْ

مِيْكٰىلَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَدُوٌّ	لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝۹۸ [1]	وَ	لَقَدْ
میکائیل (کا)	تو بیشک	اللہ	دشمن (ہے)	کافروں کا	اور	ضرور تحقیق، بیشک

میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ کافروں کا دشمن ہے ○ اور بیشک

یہودیوں کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا عہد توڑ دینا

(1)...اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتوں سے دشمنی کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبانِ حق سے دشمنی خدا تعالیٰ سے دشمنی کرنا ہے

اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍۚ وَ مَا یَكْفُرُ بِهَاۤ

بِهَاۤ	مَا یَكْفُرُ	وَ	اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ	اِلَیْكَ	اَنْزَلْنَاۤ
ان (نشانیوں) کا	نہیں انکار کرتے	اور	روشن نشانیاں	تمہاری طرف	ہم نے نازل کیں، اتاریں

ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور ان کا انکار

اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَ كُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِیْقٌ

فَرِیْقٌ	نَّبَذَهٗ	عَهْدًا	عٰهَدُوْا	كُلَّمَا	اَوَ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾	اِلَّا
ایک گروہ (نے)	پھینک دیا اسے	کوئی عہد	انہوں نے کیا	جب کبھی	کیا اور	فاسق، نافرمان	مگر

صرف نافرمان ہی کرتے ہیں ○ اور جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے

مِّنْهُمْؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ لَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

رَسُوْلٌ	جَآءَهُمْ	لَمَّا	وَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	اَكْثَرُهُمْ	بَلْ	مِّنْهُمْ
ایک رسول	آیا ان کے پاس	جب	اور	مانتے ہی نہیں	ان میں سے اکثر	بلکہ	ان میں سے

اس عہد کو پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر مانتے ہی نہیں ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ

نَبَذَ	مَعَهُمْ	لِّمَا	مُصَدِّقٌ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
پھینک دیا	ان کے ساتھ (ہے)	(اس) کی جو	تصدیق کرنے والا	اللہ کی طرف سے

تشریف لایا جو ان کی کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے تو

فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙۗ كِتٰبَ اللّٰهِ

كِتٰبَ اللّٰهِ	الْكِتٰبَ	اُوْتُوا	مِّنَ الَّذِیْنَ	فَرِیْقٌ [1]
اللہ کی کتاب	کتاب	دی گئی	ان لوگوں میں سے جو (جنہیں)	ایک گروہ (نے)

اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو

(1)...... یہودی توریت کی بہت تعظیم کرتے تھے مگر حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان نہ لائے تو اس پر عمل نہ کیا گیا یوں گویا اسے پس پشت ڈال دیا۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پر جادو کی تہمت کی تردید، یہودیوں کا جادو سیکھنا اور ہاروت وماروت عَلَیْہِمَا السَّلَام کا واقعہ

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	كَاَنَّهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	وَ	اتَّبَعُوْا	مَا
اپنی پشتوں کے پیچھے	گویا کہ وہ	(کچھ) نہیں جانتے ہیں	اور	انہوں نے پیروی کی	(اس جادو کی) جو

پیٹھ پیچھے یوں پھینک دیا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں ○ اور یہ

تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ

تَتْلُوا	الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰى	مُلْكِ سُلَيْمٰنَ	وَ	مَا كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ [1]	وَ
پڑھتے	شیاطین	پر (میں)	سلیمان کے دورِ حکومت	اور	کفر نہ کیا	سلیمان (نے)	اور

سلیمان کے عہدِ حکومت میں اس جادو کے پیچھے پڑگئے جو شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہ کیا بلکہ

لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ

لٰكِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ	السِّحْرَ	وَ	مَآ	اُنْزِلَ
لیکن	شیاطین (نے)	کفر کیا	وہ سکھاتے	لوگوں (کو)	جادو	اور	جو	اتارا گیا

شیطان کافر ہوئے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (یہ تو اس جادو کے پیچھے بھی پڑگئے تھے) جو

عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

عَلَى الْمَلَكَيْنِ	بِبَابِلَ	هَارُوْتَ	وَ	مَارُوْتَ [2]	وَ	مَا يُعَلِّمٰنِ
دو فرشتوں پر	بابل (شہر) میں	ہاروت	اور	ماروت	اور	وہ دونوں نہ سکھاتے

بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت وماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

مِنْ اَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَآ	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ
کسی ایک (کو)	یہاں تک کہ	وہ کہتے	صرف	ہم	آزمائش، امتحان

کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو صرف (لوگوں کا) امتحان ہیں

[1] ...لوگوں نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پر جادو کی تہمت لگائی تھی یہاں اس کا رد کیا گیا ہے۔

[2] ...ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں اور فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، ان کے بارے میں مشہور قصے یہودیوں کے گھڑے ہوئے ہیں جو کہ غلط اور باطل ہیں۔

فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ

يُفَرِّقُوْنَ	مَا	مِنْهُمَا	فَيَتَعَلَّمُوْنَ	فَلَا تَكْفُرْ
وہ جدائی ڈالتے ہیں	وہ چیز جو	ان دونوں سے	پس وہ لوگ سیکھتے	پس تو کفر نہ کر (اے سیکھنے والے)

تو (اے لوگو! تم) اپنا ایمان ضائع نہ کرو۔ وہ لوگ ان فرشتوں سے ایسا جادو سیکھتے

بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ

بِضَآرِّيْنَ	هُمْ	مَا	وَ	بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ	بِهٖ
نقصان پہنچانے والے	وہ	نہیں	اور (حالانکہ)	شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان	اس کے ذریعے

جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی ڈال دیں حالانکہ وہ

بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا

مَا	يَتَعَلَّمُوْنَ	وَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ [1]	اِلَّا	مِنْ اَحَدٍ	بِهٖ
جو	وہ لوگ سیکھتے	اور	اللہ کے حکم، اجازت سے	مگر	کسی ایک (کو)	اس کے ذریعے

اس کے ذریعے کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو

يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ

لَمَنِ	عَلِمُوْا	لَقَدْ	وَ	لَا يَنْفَعُهُمْ	وَ	يَضُرُّهُمْ [2]
(کہ) ضرور جس نے	انہیں معلوم تھا	ضرور تحقیق، بیشک	اور	نفع نہ دے انہیں	اور	نقصان دے انہیں

انہیں نقصان دے اور انہیں نفع نہ دے اور یقیناً انہیں معلوم ہے کہ جس نے

اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَ لَبِئْسَ مَا

مَا	لَبِئْسَ	وَ	مِنْ خَلَاقٍ	فِي الْاٰخِرَةِ	لَهٗ	مَا	اشْتَرٰىهُ
جو	ضرور برا	اور	کوئی حصہ	آخرت میں	اس کے لئے	نہیں	خریدا، لیا اس (جادو) کو

یہ سودا لیا ہے آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور انہوں نے

1 ..... مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی مشیت یعنی چاہنے کے تحت ہے۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ہی کوئی شے اثر کر سکتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو آگ جلا نہ سکے، پانی پیاس نہ بجھا سکے اور دوا شفا نہ دے سکے۔

2 ..... جب جادو میں نقصان کی تاثیر ہے تو قرآنی آیات میں ضرور شفاء کی تاثیر ہے۔ یونہی جب کفار جادو سے نقصان پہنچا سکتے ہیں تو خدا کے بندے بھی کرامت کے ذریعہ نفع پہنچا سکتے ہیں۔

ایمان و تقوی کی فضیلت

شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ

شَرَوْا	بِهٖۤ	اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ
انہوں نے بیچیں	اس کے بدلے	اپنی جانیں	اگر	وہ جانتے	اور	اگر	بیشک وہ

اپنی جانوں کا کتنا برا سودا کیا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ جانتے ○ اور اگر وہ

اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اٰمَنُوْا	وَ	اتَّقَوْا	لَمَثُوْبَةٌ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ایمان لاتے	اور	ڈرتے، پرہیز گاری اختیار کرتے	ضرور ثواب	اللہ کے پاس سے

ایمان لاتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب

ع ۱۲

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کرنے کا با ادب طریقہ

خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا

خَيْرٌ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقُوْلُوْا
بہتر، بہت اچھا (ہوتا)	اگر	وہ جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ کہو

بہت اچھا ہے، اگر یہ جانتے ○ اے ایمان والو!

رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَ

رَاعِنَا	وَ	قُوْلُوا	انْظُرْنَا (1)	وَ	اسْمَعُوْا	وَ
راعنا (ہماری رعایت فرمائیں)	اور	کہو	(اُنْظُرْنَا) ہم پر نظر رکھیں	اور	سنو	اور

راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور

یہودیوں کی مسلمانوں سے دوستی اور خیر خواہی جھوٹی ہے

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾	مَا يَوَدُّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک	نہیں چاہتے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا

کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے ○ (اے مسلمانو!) نہ تو اہلِ کتاب کے کافر چاہتے ہیں

(1)......اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعظیم وتوقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ کا ادب ربُّ العالمین خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	وَ	لَا	الْمُشْرِكِیْنَ	اَنْ	یُّنَزَّلَ	عَلَیْكُمْ	مِّنْ خَیْرٍ
اہل کتاب میں سے	اور	نہ	مشرک	کہ	نازل کی جائے	تمہارے اوپر	کوئی بھلائی

اور نہ ہی مشرک کہ تمہارے اوپر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی اتاری جائے

مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	اللّٰهُ	یَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهٖ	مَنْ
کی طرف سے	تمہارے رب	اور (حالانکہ)	اللہ	خاص فرماتا ہے	اپنی رحمت کے ساتھ	جسے

حالانکہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرمالیتا ہے

یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ

یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾	مَا	نَنْسَخْ (1)	مِنْ اٰیَةٍ	اَوْ
چاہے	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)	جو (جب)	ہم منسوخ کرتے ہیں	کوئی آیت	یا

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ جب ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا

نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَ

نُنْسِهَا	نَاْتِ	بِخَیْرٍ	مِّنْهَاۤ	اَوْ	مِثْلِهَا	اَ
بھلا دیتے ہیں اسے	(تو) ہم لے آتے ہیں	بہتر، اچھی	اس (آیت) سے	یا	اس کی مثل	کیا

لوگوں کو بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور آیت لے آتے ہیں۔ (اے مخاطب!) کیا

لَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰۶﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

لَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ ﴿۱۰۶﴾	قَدِیْرٌ	اَ	لَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ
تجھے معلوم نہیں	کہ، بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	کیا	تجھے معلوم نہیں	کہ، بیشک

تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

شرعی احکام منسوخ ہونے کا ثبوت

(1)...... نسخ کا معنیٰ ہے: سابقہ حکم کو کسی بعد والی دلیل شرعی سے اٹھا دینا اور حقیقت میں سابقہ حکم کی مدت کی انتہا کو بیان کرنا ہوتا ہے

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ

مِّنْ	لَكُمْ	مَا	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	لَهٗ	اللّٰهَ
سے	تمہارے لئے	نہیں	اور	زمین (کی)	اور	آسمانوں کی بادشاہی	اس کے لئے	اللہ

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ

اَنْ	تُرِیْدُوْنَ	اَمْ	نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾	لَا	وَّ	مِنْ وَّلِیٍّ	دُوْنِ اللّٰهِ (1)
کہ	تم چاہتے ہو	کیا	مددگار	نہ	اور	کوئی ولی، حمایتی، دوست	اللہ کے علاوہ (مقابلے میں)

اللہ کے مقابلے میں تمہارا نہ کوئی حمایتی ہے اور نہ ہی مددگار ○ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ

تَسْــٴَـلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُؕ وَ

وَ	مِنْ قَبْلُ	مُوْسٰى	سُىٕلَ	كَمَا	رَسُوْلَكُمْ	تَسْــٴَـلُوْا
اور	(اس) سے پہلے	موسیٰ (سے)	سوال کیا گیا	جیسا کہ	اپنے رسول (سے)	سوال کرو

تم اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے اور

مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ

ضَلَّ	فَقَدْ	بِالْاِیْمَانِ	الْكُفْرَ	یَّتَبَدَّلِ	مَنْ
وہ بھٹک گیا	تو تحقیق، بیشک	ایمان کے بدلے	کفر	بدلے میں لے، اختیار کرے	جو

جو ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے تو وہ سیدھے راستے سے

سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ

یَرُدُّوْنَكُمْ	لَوْ	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	كَثِیْرٌ	وَدَّ	سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾
وہ پھیر دیں تمہیں	کاش	اہل کتاب میں سے	بہت (لوگ)	چاہتے ہیں	ٹھیک، سیدھے راستے (سے)

بھٹک گیا ○ اہل کتاب میں سے بہت سے لوگوں

نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لایعنی سوالات کرنے پر یہودیوں کو تنبیہ

اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہودیوں کا مسلمانوں کے کافر و مرتد ہونے کی تمنا کرنا

(1)..... اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا، ہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت اور عطا سے مدد کر سکتے ہیں جیسے قرآن پاک میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اندھوں اور کوڑھیوں کو ٹھیک کرتے اور مردے زندہ کرتے تھے۔

مِّنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ

مِّنْ	بَعْدِ اِیْمَانِكُمْ	كُفَّارًا	حَسَدًا (1)	مِّنْ	عِنْدِ
سے	تمہارے ایمان کے بعد	کافر (ہونے کی حالت میں)	حسد (کی وجہ سے)	سے	موجود

نے اس کے بعد کہ ان پر حق خوب ظاہر ہو چکا ہے اپنے

اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا

اَنْفُسِهِمْ	مِّنْ	بَعْدِ	مَا	تَبَیَّنَ	لَهُمُ	الْحَقُّ	فَاعْفُوْا
اپنے دلوں (میں)	سے	(اس کے) بعد	جو	ظاہر ہو گیا	ان کے لئے	حق	تو تم معاف کر دو

دلی حسد کی وجہ سے یہ چاہا کہ کاش وہ تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں۔ تو تم (انہیں) چھوڑ دو

وَاصْفَحُوْا حَتّٰى یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

وَ	اصْفَحُوْا	حَتّٰى	یَاْتِیَ	اللّٰهُ	بِاَمْرِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
اور	در گزر کرو	یہاں تک کہ	لائے	اللہ	اپنا حکم	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

اور (ان سے) در گزر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

قَدِیْرٌ ﴿۱۰۹﴾	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	مَا	تُقَدِّمُوْا
قادر (ہے)	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو، دو	زکوٰۃ	اور	جو	تم آگے بھیجو

قادر ہے ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا

لِاَنْفُسِكُمْ	مِّنْ	خَیْرٍ	تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا
اپنی جانوں کے لئے	کوئی	بھلائی	تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	(اس) کو جو

اپنی جانوں کے لئے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ

نماز، روزہ، زکوٰۃ اور عام نیک اعمال کا حکم

(1)..... اس سے معلوم ہوا کہ حسد بہت بڑا عیب ہے اور اس کی وجہ سے انسان نہ صرف خود بھلائی سے رک جاتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی بھلائی سے روکنے کی کوشش میں مصروف ہو جاتا ہے۔

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا

اِلَّا	الْجَنَّةَ	لَنْ يَّدْخُلَ	قَالُوْا	وَ	بَصِيْرٌ ﴿۱۱۰﴾	تَعْمَلُوْنَ
مگر	جنت (میں)	ہر گز نہیں داخل ہو گا	انہوں نے کہا	اور	دیکھ رہا ہے	تم عمل کرتے ہو

تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○ اور اہل کتاب نے کہا: ہر گز جنت میں داخل نہ ہو گا مگر

مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا

هَاتُوْا	قُلْ	اَمَانِيُّهُمْ	تِلْكَ	نَصٰرٰى	اَوْ	هُوْدًا	كَانَ	مَنْ
لاؤ	تم کہو	ان کی من گھڑت تمنائیں (ہیں)	یہ	عیسائی	یا	یہودی	ہو	وہ جو

وہی جو یہودی ہو یا عیسائی۔ یہ ان کی من گھڑت تمنائیں ہیں۔ تم فرمادو:

بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ

لِلّٰهِ	وَجْهَهٗ	اَسْلَمَ	مَنْ	بَلٰى	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۱﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	بُرْهَانَكُمْ
اللہ کے لئے	اپنا چہرہ	جھکادے	جو	کیوں نہیں	سچے	تم ہو	اگر	اپنی دلیل

اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ○ ہاں کیوں نہیں؟ جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکادیا

وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا

لَا	وَ	عِنْدَ رَبِّهٖ[1]	اَجْرُهٗ	فَلَهٗ	مُحْسِنٌ	هُوَ	وَ
نہیں	اور	اس کے رب کے پاس	اس کا اجر	تو اس کے لئے	(ہو) نیکی کرنے والا	وہ	اور

اور وہ نیکی کرنے والا بھی ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ

لَيْسَتِ	الْيَهُوْدُ	قَالَتِ	وَ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۱۲﴾	هُمْ	لَا	وَ	عَلَيْهِمْ	خَوْفٌ
نہیں ہیں	یہودیوں (نے)	کہا	اور	غمگین ہوں گے	وہ	نہ	اور	ان پر	کوئی خوف

ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور یہودیوں نے کہا:

یہود و نصاریٰ کی جنت کے متعلق خوش فہمیاں اور جنتی ہونے کے بارے میں قانون الٰہی

یہود و نصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں رائے

ربع

(1)...جنت میں داخلے کا معیار صحیح ایمان اور عمل صالح ہے، کسی کا محض فلاں قوم یا فلاں نسل سے ہونا کافی نہیں، اللہ تعالیٰ کے حضور اپنا سر جھکا دینا اور نیک عمل کرنا ضروری ہے۔ اعلانِ نبوت کے بعد حضور اقدس ﷺ پر ایمان لائے بغیر کوئی اعمال قبول نہیں ہوں گے۔

النَّصٰرٰى عَلٰى شَیْءٍ ۠ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰى لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰى شَیْءٍ ۙ

النَّصٰرٰى	عَلٰى شَیْءٍ	وَّ	قَالَتِ	النَّصٰرٰى	لَیْسَتِ	الْیَهُوْدُ	عَلٰى شَیْءٍ
عیسائی	کسی چیز پر	اور	کہا	عیسائیوں (نے)	نہیں ہیں	یہودی	کسی چیز پر

عیسائی کسی شے پر نہیں اور عیسائیوں نے کہا: یہودی کسی شے پر نہیں

وَّ هُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ

وَّ	هُمْ	یَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
اور (حالانکہ)	وہ	تلاوت کرتے، پڑھتے ہیں	کتاب	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو

حالانکہ یہ کتاب پڑھتے ہیں اسی طرح جاہلوں نے

لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ

لَا یَعْلَمُوْنَ	مِثْلَ قَوْلِهِمْ	فَاللّٰهُ	یَحْكُمُ	بَیْنَهُمْ
نہیں جانتے ہیں	ان (پہلوں) کے قول کی مثل	تو اللہ	فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

ان (پہلوں) جیسی بات کہی تو اللہ قیامت کے دن ان میں

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَنْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فِیْمَا	كَانُوْا	فِیْهِ	یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	وَ	مَنْ
قیامت کے دن	(اس) میں جو	وہ ہیں	اس میں	اختلاف کررہے، جھگڑ رہے ہیں	اور	کون (ہے)

اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں یہ جھگڑ رہے ہیں ○ اور

اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ

اَظْلَمُ	مِمَّنْ	مَّنَعَ	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	اَنْ	یُّذْكَرَ (1)
زیادہ ظالم	(اس) سے جو	منع کرے، روکے	اللہ کی مسجدوں (کو)	کہ	ذکر کیا جائے، یاد کیا جائے

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکے

مسجدوں میں نماز سے روکنا اور ان کی ویرانی کی کوشش کرنا بڑا ظلم ہے

(1)..... ذکر اللہ سے منع کرنا ہر جگہ ناجائز ہے لیکن مسجدوں میں خصوصاً ناجائز ہے کیونکہ وہ ذکر ہی کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

فِيهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ

فِيهَا	اسْمُهٗ	وَ	سَعٰى	فِىْ خَرَابِهَا[1]	اُولٰٓئِكَ	مَا	كَانَ
ان (مساجد) میں	اس کا نام	اور	کوشش کرے	اس کی ویرانی، خرابی میں	یہ لوگ	نہیں	تھا

کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں

لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ۬ لَهُمْ

لَهُمْ	اَنْ	يَّدْخُلُوْهَآ	اِلَّا	خَآئِفِيْنَ	لَهُمْ
ان کے لئے	کہ	داخل ہوں ان (مسجدوں) میں	مگر	ڈرنے والے (ڈرتے ہوئے)	ان کے لئے

مسجدوں میں داخل ہونا مناسب نہ تھا مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے

فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَلِلّٰهِ

فِى الدُّنْيَا	خِزْىٌ	وَّ	لَهُمْ	فِى الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ﴿۱۱۴﴾	وَ	لِلّٰهِ
دنیا میں	رسوائی	اور	ان کے لئے	آخرت میں	عذاب	بڑا	اور	اللہ کے لئے

دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے ○ اور

قبلہ کسی بھی طرف ہو، عبادت صرف اللہ ہی کی ہے

الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۗ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

الْمَشْرِقُ	وَ	الْمَغْرِبُ	فَاَيْنَمَا	تُوَلُّوْا	فَثَمَّ	وَجْهُ اللّٰهِ[2]	اِنَّ
مشرق	اور	مغرب	تو جس طرف	تم منہ کرو	پس وہیں	وجہ اللہ (اللہ کی رحمت)	بیشک

مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے۔ بیشک

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کا رد

اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ

اللّٰهَ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ﴿۱۱۵﴾	وَ	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا
اللہ	وسعت والا	علم والا	اور	انہوں نے کہا	بنالی، اختیار کرلی	اللہ (نے)	اولاد

اللہ وسعت والا علم والا ہے ○ اور مشرکوں نے کہا: اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے،

[1] ...... مسجد کی کسی بھی طرح کی ویرانی کی کوشش کرنا ظلم ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان جلد 1 صفحہ 194 کا مطالعہ فرمائیں۔

[2] ...... "وجہ اللہ" کا لغوی ترجمہ "اللہ کا چہرہ" ہے۔ اللہ تعالیٰ جسم و اعضاء سے پاک ہے، یہاں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ

سُبْحٰنَهٗ	بَلْ	لَهٗ	مَا	فِی	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	كُلٌّ
وہ (اس سے) پاک (ہے)	بلکہ	اس کے لئے	جو	میں	آسمانوں	اور	زمین	سب

وہ پاک ذات ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت میں ہے۔ سب

لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا

لَهٗ	قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾	بَدِیْعُ [1]	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اِذَا
اس کے لئے	اطاعت کرنے والے	نیا پیدا کرنے والا	آسمان	اور	زمین	اور	جب

اس کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں ○ (وہ) بغیر کسی سابقہ مثال کے آسمانوں اور زمین کو نیا پیدا کرنے والا ہے اور

اللہ تعالیٰ کا ارادہ قطعی طور پر نافذ ہے

قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾

قَضٰۤی	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	یَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ [2]
وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا	تو وہ ہو جاتا ہے

جب وہ کسی کام (کو وجود میں لانے) کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے صرف یہ فرماتا ہے کہ ”ہو جا“ تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ○

یہودیوں کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کے مطالبے کا رد

وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ

وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ	لَوْ لَا	یُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوْ
اور	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں جانتے	کیوں نہیں	کلام کرتا ہم سے	اللہ	یا

اور جاہلوں نے کہا: اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یا

تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

تَاْتِیْنَاۤ	اٰیَةٌ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ
(کیوں نہیں) ہمارے پاس آتی	کوئی نشانی	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو	سے	ان سے پہلے

ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آجاتی۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

[1]..... بدیع کا معنی ہے کسی چیز کو بغیر کسی سابقہ مثال کے نئے طور پر بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے نہ کوئی آسمان تھا اور نہ زمین تو اللہ تعالیٰ نئے طور پر اسے عدم سے وجود میں لایا۔

[2]..... یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی کام میں کسی کا محتاج نہیں اور اللہ تعالیٰ کا مختلف کاموں کے لئے فرشتوں کو مقرر کرنا حکمت ہے حاجت نہیں۔

مِّثۡلَ قَوۡلِهِمۡ ؕ تَشَابَهَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ ؕ قَدۡ

مِّثۡلَ	قَوۡلِهِمۡ	تَشَابَهَتۡ [1]	قُلُوۡبُهُمۡ	قَدۡ
مثل، طرح	ان کے قول (کی)	آپس میں ایک جیسے ہو گئے	ان کے دل	تحقیق، بیشک

ایسی ہی بات کہی تھی تو اِن کے دل آپس میں ایک جیسے ہو گئے۔ بیشک

بَيَّنَّا الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّاۤ

بَيَّنَّا	الۡاٰيٰتِ	لِقَوۡمٍ	يُّوۡقِنُوۡنَ ﴿۱۱۸﴾	اِنَّاۤ
ہم نے بیان کردیں	نشانیاں	(اس) قوم کے لئے (جو)	یقین کرتے ہیں	(اے حبیب) بیشک

ہم نے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں کھول کر بیان کردیں ○ اے حبیب! بیشک

اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ۙ وَّ

اَرۡسَلۡنٰكَ	بِالۡحَقِّ	بَشِيۡرًا	وَّ	نَذِيۡرًا	وَّ
ہم نے بھیجا تمہیں	حق کے ساتھ	بشارت دینے والا	اور	ڈرانے والا	اور

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈر کی خبریں دینے والا بنا کر بھیجا اور

لَا تُسۡـَٔلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ

لَا تُسۡـَٔلُ	عَنۡ	اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۱۹﴾	وَ
تم سے سوال نہیں کیا جائے گا	سے متعلق (کے بارے)	جہنم والوں	اور

آپ سے جہنمیوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا ○ اور

لَنۡ تَرۡضٰى عَنۡكَ الۡيَهُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ

لَنۡ تَرۡضٰى	عَنۡكَ	الۡيَهُوۡدُ	وَ	لَا	النَّصٰرٰى [2]	حَتّٰى	تَتَّبِعَ
ہرگز راضی نہیں ہوں گے	تم سے	یہودی	اور	نہ	عیسائی	یہاں تک کہ	تم پیروی کرو

یہودی اور عیسائی ہرگز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ

تبلیغ کے باوجود لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی

یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کی صورت میں عذاب الٰہی کی وعید

[1] [illegible]

[2] [illegible]

مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ

مِلَّتَهُمْ	قُلْ	اِنَّ	هُدَى اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَ	لَئِنِ
ان کے دین (کی)	تم کہو	بیشک	اللہ کی ہدایت	وہ	ہدایت	اور	البتہ اگر

ان کے دین کی پیروی نہ کرلیں۔ تم فرمادو: اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور (اے مخاطب!) اگر

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ

اتَّبَعْتَ (1)	اَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ	الَّذِیْ	جَآءَكَ	مِنَ
تم نے پیروی کی (اے مخاطب)	ان کی خواہشات (کی)	بعد	(اس کے) جو	آیا تیرے پاس	سے

تیرے پاس علم آجانے کے بعد بھی تو ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾

الْعِلْمِ	مَا	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ	وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾
علم	نہیں	تیرے لئے	اللہ سے (کے مقابلے میں)	سے	دوست	اور	نہ	مددگار

تو تجھے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا○

کتابُ اللہ کی تلاوت کا حق کرنے والے

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ

اَلَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	یَتْلُوْنَهٗ	حَقَّ
وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ تلاوت کرتے ہیں اس کی	(جیسے) حق (ہے)

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے تو وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا

تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ

تِلَاوَتِهٖ (2)	اُولٰٓئِكَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ	بِهٖ
اس کی تلاوت (کا)	یہ لوگ	ایمان رکھتے ہیں	اس پر	اور	جو	انکار کرے	اس کا

تلاوت کرنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کا انکار کریں

1 ...... یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نہیں بلکہ اس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا پھر بظاہر خطاب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ہے اور مراد آپ کی اُمت ہے کیونکہ آپ اہل کتاب کی خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتے۔

2 ...... کتابُ اللہ کے بہت سے حقوق ہیں۔ قرآن کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے، اس سے محبت کی جائے، اس کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے، اس پر ایمان رکھا جائے، عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

وقف منزل

يہوديوں کو نعمتوں کی ياد دہانی اور انہيں فکرِ آخرت کا حکم

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۠﴿۱۲۱﴾ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا

فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	یٰبَنِیْۤ	اِسْرَآءِیْلَ	اذْكُرُوْا
تو یہ لوگ	وہ	خسارہ پانے والے، نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اے بیٹے، اولادِ	یعقوب	یاد کرو

تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اے یعقوب کی اولاد! میرا احسان یاد کرو

نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ

نِعْمَتِیَ (1)	الَّتِیْۤ	اَنْعَمْتُ	عَلَیْكُمْ	وَ	اَنِّیْ	فَضَّلْتُكُمْ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	اور	بیشک میں (نے)	فضیلت دی تمہیں

جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ

عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ	اتَّقُوْا	یَوْمًا	لَّا تَجْزِیْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَّفْسٍ
پر	سارے جہان	اور	ڈرو	دن (سے)	بدلہ نہ دے گی	کوئی جان	سے	کسی جان

تمہیں فضیلت عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی جان کسی دوسری جان کی طرف سے

شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا

شَیْــٴًـا	وَّ	لَا یُقْبَلُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَّ	لَا تَنْفَعُهَا
کچھ	اور	نہیں قبول کیا جائے گا	اس سے	بدلہ، معاوضہ	اور	نہیں نفع دے گی اسے

کوئی بدلہ نہ دے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافر کو سفارش

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا امتحان، کامیابی اور صلہ

شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ

شَفَاعَةٌ	وَّ	لَا	هُمْ	یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	وَ	اِذِ	ابْتَلٰۤى	اِبْرٰهٖمَ
شفاعت، سفارش	اور	نہ	وہ	مدد کئے جائیں گے	اور	جب	آزمایا	ابراہیم (کو)

نفع دے گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور یاد کرو جب ابراہیم کو

(1)......اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا، ذکر کرنا شکر کی ایک قسم ہے۔ لہٰذا حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ کرنا یا اس کی محفل کرنا اسی قسم میں داخل ہے۔

مسجد حرام کی خصوصیات اور اسے پاک صاف رکھنے کا حکم

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ

اِنِّیْ	قَالَ	فَاَتَمَّهُنَّ	بِكَلِمٰتٍ	رَبُّهٗ
بیشک میں	(اللہ نے) فرمایا	تو اس نے پورا کر دیا انہیں	چند کلمات، باتوں سے	اس کے رب (نے)

اس کے رب نے چند باتوں کے ذریعے آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا (اللہ نے) فرمایا: میں

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ

قَالَ	ذُرِّیَّتِیْ	مِنْ	وَ	قَالَ	اِمَامًا[1]	لِلنَّاسِ	جَاعِلُكَ
فرمایا	میری اولاد	سے	اور	عرض کی	امام، پیشوا	لوگوں کے لئے	بنانے والا ہوں تمہیں

تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ (ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے بھی۔ فرمایا:

لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً

مَثَابَةً	الْبَیْتَ	جَعَلْنَا	اِذْ	وَ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾	عَهْدِی	لَا یَنَالُ
لوٹنے کی جگہ، مرجع	(یہ) گھر	ہم نے بنایا	جب	اور	ظالموں (کو)	میرا عہد	نہیں پہنچتا

میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع

لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ

مُصَلًّی[2]	مَقَامِ اِبْرٰهٖمَ	مِنْ	اتَّخِذُوْا	وَ	اَمْنًا	وَ	لِّلنَّاسِ
نماز کی جگہ	ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	سے	تم بناؤ	اور	امان	اور	لوگوں کے لئے

اور امان بنایا اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ

وَعَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ

بَیْتِیَ	طَهِّرَا	اَنْ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِبْرٰهٖمَ	اِلٰۤی	عَهِدْنَاۤ	وَ
میرا گھر	تم دونوں صاف رکھو	کہ	اسماعیل	اور	ابراہیم	سے	ہم نے عہد لیا	اور

اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکام اور تکالیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں اور جو ان آزمائشوں میں پورا اترتا ہے وہ دنیا و آخرت کے انعامات کا مستحق قرار پاتا ہے۔

(2)......اس سے معلوم ہوا کہ جس پتھر کو نبی کی قدم بوسی حاصل ہو جائے وہ عظمت والا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام کی تعظیم توحید کے منافی نہیں کیونکہ مقام ابراہیم کا احترام تو عین نماز میں ہوتا ہے۔

لِلطَّآىِٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ

لِلطَّآىِٕفِیْنَ	وَ	الْعٰكِفِیْنَ	وَ	الرُّكَّعِ
طواف کرنے والوں کے لئے	اور	اعتکاف کرنے والوں (کے لئے)	اور	رکوع کرنے والوں

طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ [1]	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ	اجْعَلْ
سجدہ کرنے والوں (کے لئے)	اور	جب	کہا، عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	بنادے

وسجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو ○ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب

مکہ مکرمہ کے لئے دعائے ابراہیمی

هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ

هٰذَا	بَلَدًا	اٰمِنًا	وَّ	ارْزُقْ	اَهْلَهٗ [2]	مِنَ الثَّمَرٰتِ	مَنْ
اس	شہر (کو)	امن والا	اور	رزق دے	اس کے رہنے والوں (کو)	پھلوں سے	جو

اس شہر کو امن والا بنادے اور اس میں رہنے والے جو

اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ وَ مَنْ

اٰمَنَ	مِنْهُمْ	بِاللّٰهِ	وَ	الْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	قَالَ	وَ	مَنْ
ایمان لائے	ان میں سے	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	فرمایا	اور	جس نے

اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں انہیں مختلف پھلوں کا رزق عطا فرما۔ (اللہ نے) فرمایا: اور جو

كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى

كَفَرَ	فَاُمَتِّعُهٗ	قَلِیْلًا	ثُمَّ	اَضْطَرُّهٗۤ	اِلٰى
کفر کیا	تو میں نفع اٹھانے دوں گا اسے	تھوڑا	پھر	میں مجبور کروں گا اسے	کی طرف

کافر ہو تو میں اسے بھی تھوڑی سی مدت کے لئے نفع اٹھانے دوں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب کی طرف

[1]......اس سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ اور مسجد حرام شریف کو حاجیوں، عمرہ کرنے والوں، طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کے لئے پاک وصاف رکھا جائے، یہی حکم مسجدوں کو پاک وصاف رکھنے کا ہے۔

[2]......حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خانہ کعبہ کے لئے رزق کی فراوانی کی دعا مانگی تھی، اس دعا کی قبولیت ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ دنیا بھر کے پھل اور کھانے یہاں بکثرت ملتے ہیں۔

تعمیر کعبہ اور حضرت ابراہیم واسماعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام کی دعائیں

عَذَابِ النَّارِؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَاِذْ یَرْفَعُ

عَذَابِ النَّارِ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾	وَ	اِذْ	یَرْفَعُ
جہنم کے عذاب	اور	کیا ہی بری ہے	پلٹنے کی جگہ	اور	جب	بلند کررہے (تھے)

مجبور کردوں گا اور وہ پلٹنے کی بہت بری جگہ ہے ○ اور جب ابراہیم

اِبْرٰھٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَاِسْمٰعِیْلُؕ رَبَّنَا

اِبْرٰھٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ	الْبَیْتِ (1)	وَ	اِسْمٰعِیْلُ	رَبَّنَا
ابراہیم	بنیادیں	سے (کی)	گھر	اور	اسماعیل	اے ہمارے رب

اور اسماعیل اس گھر کی بنیادیں بلند کررہے تھے (یہ دعا کرتے ہوئے) اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما،

تَقَبَّلْ مِنَّاؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا

تَقَبَّلْ	مِنَّا	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾	رَبَّنَا
قبول فرما	ہم سے	بیشک تو	تو	سننے والا	علم والا	اے ہمارے رب

بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے ○ اے ہمارے رب: اور ہم دونوں کو

وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ

وَ	اجْعَلْنَا	مُسْلِمَیْنِ	لَكَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّتِنَاۤ
اور	ہمیں بنادے	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	سے	ہماری اولاد

اپنا فرمانبردار رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی امت بنا

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۪ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ

اُمَّةً	مُّسْلِمَةً	لَّكَ	وَ	اَرِنَا	مَنَاسِكَنَا (2)	وَ
ایک امت	فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	ہمیں دکھا	ہماری عبادت کے طریقے	اور

جو تیری فرمانبردار ہو اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے دکھادے اور

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کی تعمیر نہایت اعلیٰ عبادت اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنت ہے۔

2 ...... معلوم ہوا کہ عبادت کے طریقے سیکھنا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سنت ہے۔ اس کے لئے دعا بھی کرنی چاہیے اور کوشش بھی۔

حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے متعلق دعائے ابراہیمی

تُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۸﴾

تُبۡ	عَلَیۡنَا	اِنَّکَ	اَنۡتَ	التَّوَّابُ	الرَّحِیۡمُ ﴿۱۲۸﴾
رجوع فرما (اپنی رحمت سے)	ہم پر	بیشک تو	تو	بہت توبہ قبول کرنے والا	رحم فرمانے والا

ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○

رَبَّنَا وَ ابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا

رَبَّنَا	وَ	ابۡعَثۡ	فِیۡہِمۡ	رَسُوۡلًا	مِّنۡہُمۡ	یَتۡلُوۡا
اے ہمارے رب	اور	بھیج	ان میں	ایک رسول	ان میں سے	وہ تلاوت کرے

اے ہمارے رب! اور ان کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو ان پر

عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ

عَلَیۡہِمۡ	اٰیٰتِکَ	وَ	یُعَلِّمُہُمُ	الۡکِتٰبَ	وَ	الۡحِکۡمَۃَ (1)
ان پر	تیری آیتیں	اور	سکھائے انہیں	کتاب	اور	حکمت، پختہ علم

تیری آیتوں کی تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے

وَ یُزَکِّیۡہِمۡ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۲۹﴾ ع

وَ	یُزَکِّیۡہِمۡ	اِنَّکَ	اَنۡتَ	الۡعَزِیۡزُ	الۡحَکِیۡمُ ﴿۱۲۹﴾
اور	وہ پاک کردے انہیں	بیشک تو	تو	عزت والا، غالب	حکمت والا

اور انہیں خوب پاکیزہ فرمادے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے ○

ملت ابراہیمی اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی عظمت

وَ مَنۡ یَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّۃِ اِبۡرٰہٖمَ اِلَّا مَنۡ

وَ	مَنۡ	یَّرۡغَبُ	عَنۡ	مِّلَّۃِ اِبۡرٰہٖمَ	اِلَّا	مَنۡ
اور	کون	منہ پھیرے گا	سے	ابراہیم کے دین	مگر	جس نے

اور ابراہیم کے دین سے وہی منہ پھیرے گا جس نے

(1)...... اس آیت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی بھی شان معلوم ہوئی کہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جن کو کتاب و حکمت سکھائی اور جنہیں پاک وصاف کیا ان کے اولین مصداق صحابہ ہی تو تھے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پورا قرآن آسان نہیں ورنہ اس کی تعلیم کے لئے حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نہ بھیجے جاتے۔ جو کہے کہ قرآن سمجھنا بہت آسان ہے اسے کسی بڑے عالم کے پاس لے جائیں، پندرہ منٹ میں حال ظاہر ہو جائے گا۔

سَفِهَ نَفۡسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصۡطَفَيۡنٰهُ فِى الدُّنۡيَا ۚ

سَفِهَ	نَفۡسَهٗ	وَ	لَقَدِ	اصۡطَفَيۡنٰهُ	فِى الدُّنۡيَا
احمق بنالی	اپنی ذات	اور	ضرور، تحقیق، بیشک	ہم نے چن لیا اسے	دنیا میں

خود کو احمق بنا رکھا ہو اور بیشک ہم نے اسے دنیا میں چن لیا

وَاِنَّهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۳۰﴾

وَ	اِنَّهٗ	فِى الۡاٰخِرَةِ	لَمِنَ	الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۳۰﴾ (1)
اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور میں سے	نیک لوگوں

اور بیشک وہ آخرت میں ہمارا خاص قرب پانے والوں میں سے ہے ○

اِذۡ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسۡلِمۡ ۙ قَالَ اَسۡلَمۡتُ

اِذۡ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗۤ	اَسۡلِمۡ	قَالَ	اَسۡلَمۡتُ
جب	کہا	اس سے	اس کے رب (نے)	فرمانبرداری کر	عرض کی	میں نے فرمانبرداری کی

یاد کرو جب اس کے رب نے اسے فرمایا: فرمانبرداری کر، تو اس نے عرض کی: میں نے فرمانبرداری کی

لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبۡرٰهٖمُ بَنِيۡهِ وَ

لِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۳۱﴾	وَ	وَصّٰى	بِهَاۤ	اِبۡرٰهٖمُ	بَنِيۡهِ	وَ
تمام جہانوں کو پالنے والے کی	اور	وصیت کی	اس کے ساتھ	ابراہیم (نے)	اپنے بیٹوں (کو)	اور

اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی

حضرت ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی اپنے بیٹوں کو دین حق پر ثابت قدمی کی وصیت

يَعۡقُوۡبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰى لَكُمُ الدِّيۡنَ

يَعۡقُوۡبُ	يٰبَنِىَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصۡطَفٰى	لَكُمُ	الدِّيۡنَ
یعقوب (نے)	اے میرے بیٹو	بیشک	اللّٰہ (نے)	چن لیا	تمہارے لئے	دین (اسلام)

کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللّٰہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا ہے

(1)......معلوم ہوا کہ سچے دین کی پہچان ہے کہ وہ سلف صالحین کا دین ہو، یہ حضرات ہدایت کی دلیل ہیں، اللہ تعالیٰ نے حقانیت اسلام کی دلیل یہاں دی کہ وہ ملت ابراہیمی ہے۔

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی وصیت کی تفصیل

فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ

فَلَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ﴿۱۳۲﴾ (1)	اَمْ	كُنْتُمْ
تو تم ہر گز نہ مرنا	مگر	اور (اس حال میں کہ)	تم	مسلمان ہو	کیا	تم تھے

تو تم ہر گز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو○ (اے یہودیو!) کیا تم اس وقت موجود تھے

شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ

شُهَدَآءَ	اِذْ	حَضَرَ	یَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ
حاضر، موجود	جب	قریب آئی	یعقوب (کے)	موت	جب

جب یعقوب کے وصال کا وقت آیا، جب

قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِیْ ؕ

قَالَ	لِبَنِیْهِ	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ	بَعْدِیْ
انہوں نے کہا	اپنے بیٹوں سے	کس کی	تم عبادت کروگے	سے	میرے بعد

انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: (اے بیٹو!) میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ

قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَكَ	وَ	اِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ
انہوں نے کہا	ہم عبادت کریں گے	آپ کے معبود (کی)	اور	آپ کے آباؤ اجداد کے معبود (کی)

تو انہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباؤ اجداد

اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ

اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِلٰهًا وَّاحِدًا
ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق (کا معبود)	ایک معبود

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے

① ......معلوم ہوا کہ والدین کو صرف مال کے متعلق ہی وصیت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اولاد کو عقائدِ صحیحہ، اعمالِ صالحہ، دین کی عظمت، دین پر استقامت، نیکیوں پر مداومت اور گناہوں سے دور رہنے کی وصیت بھی کرنی چاہیے۔

قانونِ عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا

وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ

وَ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ﴿۱۳۳﴾	تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ
اور	ہم	اس کے لئے	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار	وہ	ایک امت	تحقیق، بیشک

اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ○ وہ ایک امت ہے جو

خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ

خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ	لَكُمْ	مَّا	كَسَبْتُمْ(1)
گزرچکی	اس کے لئے	وہ جو	اس نے کمایا	اور	تمہارے لئے	وہ جو	تم نے کمایا

گزرچکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں

ملتِ ابراہیمی کی پیروی کرنے کی تاکید

وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ

وَ	لَا تُسْـَٔلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴿۱۳۴﴾	وَ
اور	تم سے نہیں پوچھا جائے گا	(اس کے) بارے جو	وہ عمل کرتے تھے	اور

اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ○ اور

قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ

قَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	تَهْتَدُوْا
انہوں نے کہا	تم ہو جاؤ	یہودی	یا	عیسائی	ہدایت پا جاؤ گے

اہلِ کتاب نے کہا: یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔

قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ

قُلْ	بَلْ	مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ(2)	حَنِیْفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ
تم کہو	بلکہ	ابراہیم کا دین	حق کی طرف مائل، ہر باطل سے جدا	اور	وہ نہ تھے	سے

تم فرماؤ: (ہرگز نہیں) بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین اختیار کرتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں اپنے اعمال کام آئیں گے اور اگر عقیدہ خراب ہو تو کسی کو دوسرے کے عمل سے فائدہ نہ ہوگا۔

2 ......اس معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو رب تعالیٰ نے وہ مقبولیت عامہ بخشی ہے کہ ہر دین والا ان کی نسبت پر فخر کرتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف بڑوں کی اولاد ہونا کافی نہیں جب تک بڑوں کے سے کام نہ کرے۔

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٣٥﴾ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ

الْمُشْرِكِيْنَ﴿١٣٥﴾	قُوْلُوْٓا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	مَآ	اُنْزِلَ
مشرکوں	تم کہو	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور	(اس پر) جو	نازل کیا گیا

نہ تھے ○ (اے مسلمانو!) تم کہو: ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان

اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ

اِلَيْنَا	وَ	مَآ	اُنْزِلَ	اِلٰٓى	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ
ہماری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	کی طرف	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور

لائے اور اس پر جو ابراہیم اور اسماعیل اور

اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ

اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ	وَ	مَآ	اُوْتِيَ
اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کی) اولاد	اور	جو	دیا گیا

اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کیا گیا اور

مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ

مُوْسٰى	وَ	عِيْسٰى	وَ	مَآ	اُوْتِيَ	النَّبِيُّوْنَ	مِنْ
موسیٰ	اور	عیسیٰ	اور	جو	دیا گیا	انبیاء (کو)	کی طرف سے

موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو باقی انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے عطا

رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَ

رَّبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ اَحَدٍ	مِّنْهُمْ (1)	وَ
ان کے رب	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے	اور

کیا گیا۔ ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور

نَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنۡ اٰمَنُوۡا بِمِثۡلِ

نَحۡنُ	لَهٗ	مُسۡلِمُوۡنَ ﴿۱۳۶﴾	فَاِنۡ	اٰمَنُوۡا	بِمِثۡلِ
ہم	اس کے لئے	فرمانبردار، گردن رکھے ہوئے	پس اگر	وہ ایمان لائیں	مثل، جیسے

ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں ○ پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لے آئیں

مَاۤ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ فَقَدِ اهۡتَدَوۡا ۚ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا

مَاۤ	اٰمَنۡتُمۡ	بِهٖ	فَقَدِ	اهۡتَدَوۡا	وَ	اِنۡ	تَوَلَّوۡا
(اس کے) جو	تم ایمان لائے	اس پر	تو تحقیق، بیشک	وہ ہدایت پاگئے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں

جیسا تم ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں

فَاِنَّمَا هُمۡ فِىۡ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكۡفِيۡكَهُمُ اللّٰهُ ۚ

فَاِنَّمَا	هُمۡ	فِىۡ شِقَاقٍ	فَسَيَكۡفِيۡكَهُمُ	اللّٰهُ
تو صرف	وہ	ضد، مخالفت میں	تو عنقریب کافی ہوگا تمہیں ان کی طرف سے	اللہ

تو وہ صرف مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو اے حبیب! عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کافی ہوگا

وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۳۷﴾ صِبۡغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ

وَ	هُوَ	السَّمِيۡعُ	الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۳۷﴾	صِبۡغَةَ اللّٰهِ (1)	وَ
اور	وہ	سننے والا	جاننے والا	اللہ کا رنگ	اور

اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ○ ہم نے اللہ کا رنگ اپنے اوپر چڑھالیا اور

مَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبۡغَةً ۖ وَّنَحۡنُ لَهٗ

مَنۡ	اَحۡسَنُ	مِنَ اللّٰهِ	صِبۡغَةً	وَّ	نَحۡنُ	لَهٗ
کس کا	زیادہ اچھا	اللہ (کے رنگ) سے	رنگ	اور	ہم	اس کی

اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے؟ اور ہم اسی کی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایمان معیار اور مثالی ہے

اللہ تعالیٰ کا دین ہی سب سے بہتر ہے

(1)...اللہ کے رنگ سے مراد اس کا دین ہے یا فطرت ہے۔

نبوتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھگڑنے والے یہودیوں کو جواب

عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَ هُوَ

هُوَ	وَ	فِی اللّٰهِ	تُحَآجُّوْنَنَا	اَ	قُلْ	عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
وہ	اور (حالانکہ)	اللہ (کے بارے) میں	تم جھگڑتے ہو ہم سے	کیا	تم کہو	عبادت کرنے والے

عبادت کرنے والے ہیں ○ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ

رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ۚ وَ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ

لَكُمْ	وَ	اَعْمَالُنَا	لَنَآ	وَ	رَبُّكُمْ	وَ	رَبُّنَا
تمہارے لئے	اور	ہمارے اعمال	ہمارے لئے	اور	تمہارا رب (ہے)	اور	ہمارا رب

ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہودیت اور عیسائیت کی نسبت کا رد

اَعْمَالُكُمْ ۚ وَ نَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ اَمْ

اَمْ	مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾	لَهٗ	نَحْنُ	وَ	اَعْمَالُكُمْ
یا (کیا)	اخلاص والے	اس کے لئے	ہم	اور	تمہارے اعمال

تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم خالص اسی کے ہیں ○ (اے اہلِ کتاب!) کیا

تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ

وَ	اِسْحٰقَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِبْرٰهٖمَ	اِنَّ	تَقُوْلُوْنَ
اور	اسحاق	اور	اسماعیل	اور	ابراہیم	کہ	تم کہتے ہو

تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور

يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ

نَصٰرٰى	اَوْ	هُوْدًا	كَانُوْا	الْاَسْبَاطَ	وَ	يَعْقُوْبَ
عیسائی	یا	یہودی	وہ تھے	(ان کی) اولاد	اور	یعقوب

یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے۔

قُلْ ءَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ اَظْلَمُ

قُلْ	ءَ	اَنْتُمْ	اَعْلَمُ	اَمِ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ
تم کہو	کیا	تم	زیادہ جانتے ہو	یا	اللہ	اور	کون	زیادہ ظالم

تم فرماؤ: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ

مِمَّنْ	كَتَمَ	شَهَادَةً	عِنْدَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	وَ
(اس) سے جو	چھپائے	گواہی	(جو ہو) اس کے پاس	اللہ کی طرف سے	اور

جس کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے اور

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ

مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾	تِلْكَ	اُمَّةٌ
نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	وہ	ایک امت

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ وہ ایک امت ہے

قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا

قَدْ	خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ	لَكُمْ	مَّا
تحقیق، بیشک	گزر چکی	اس کے لئے	وہ جو	اس نے کمایا	اور	تمہارے لئے	وہ جو

جو گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال

كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ ع

كَسَبْتُمْ	وَ	لَا تُسْـَٔلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۱﴾ (1)
تم نے کمایا	اور	تم سے نہیں پوچھا جائے گا	(اس کے) بارے جو	وہ عمل کرتے تھے

تمہارے لئے ہیں اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ○

قانونِ عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا

1۔۔۔۔ اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے جو اپنے باپ دادا کے فضائل پر فخر کرتے رہتے ہیں اور خود عمل سے خالی ہیں ہمیشہ برے اعمال میں مصروف رہتے ہیں۔

ع ۱۶ / ۱۶

عنوانات

معرفۃ القرآن کی ایک اہم خصوصیت

قرآنِ پاک میں بعض اوقات ایک آیت میں مختلف چیزیں بیان ہوتی ہیں اور بعض اوقات دو تین آیات کے بعد نئی بات شروع ہو جاتی ہے، فہمِ قرآن یعنی قرآن سمجھنے میں آسانی کیلئے ہم نے ہر ایسی جگہ پر نیا عنوان لگا دیا ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ اس نئے عنوان کو پڑھنے کے بعد وہاں سے شروع ہونے والی آیات کو بڑی آسانی سے سمجھا جا سکے گا کیونکہ پہلے سے معلوم ہو جائے گا کہ اب اس مضمون کی آیات آ رہی ہیں۔

ISBN 978-969-631-521-6
0125248

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net